عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد ۶ ۔ شمارہ ۱۲

مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بشارت دی اور میں مسلمان ہو گیا

ٹی وی انسانی سکون و اخلاق کا دشمن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من الظلمت الی النور

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہیگا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔"
(مسلم)
اشتہار —— از بندۂ خدا
مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے
اعلیٰ معیار
مثالی نفاست
مضبوط اور پائیدار
شمع اسٹیل فرنیچر
الماریاں اور اسٹیل فرنیچر
دوکان نمبر ۸-۷ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶	۱۰ محرم تا ۱۶ محرم ۱۴۰۸ھ بمطابق ۴ ستمبر تا ۱۰ ستمبر ۱۹۸۷ء	شمارہ نمبر ۱۲

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ۴۲۵ روپے
افریقہ ۳۷۵ روپے
یورپ ۳۷۵ "
ایشیا ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاول پور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر/کوٹ — حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوٹ طرچیاں — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسمٰعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظبی — قاری رضیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
لائبیریا — ہدایت اللہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد •
باربیڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ — اے کیو انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/اے ساڑھ بلیشن ایم اے جناح روڈ کراچی

امریکہ کی مشروط امداد مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت ہے۔

روزنامہ جنگ ۵ مئی ۱۹۸۷ء میں ارشاد احمد حقانی کے قلم سے یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ امریکی سینیٹ کی ۱۸ رکنی خارجہ تعلقات کی کمیٹی نے پاکستان کی فوجی و اقتصادی امداد کے لئے اپنی قرارداد میں جو شرائط شامل کی ہیں۔ ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ امریکی صدر ہر سال اس مفہوم کا ایک سرٹیفکیٹ جاری کریں گے کہ حکومت پاکستان اقلیتوں مثلاً احمدیوں کو مکمل شہری اور مذہبی آزادیاں نہ دینے کی روش سے باز آ رہی ہے۔ اور ایسی تمام سرگرمیاں ختم کر رہی ہے جو مذہبی آزادیوں پر قدغن عائد کرتی ہے۔ قابل غور بات ہے کہ امریکہ نے قادیانیوں کے لئے پاکستانی امداد کو کیوں مشروط کیا ہے۔ اس کی دو ہی وجہ ہو سکتی ہیں۔ یا تو نسل انسانیت کے لئے۔ یا پھر اندرونی سازش کے لئے۔ اگر نسل انسانیت کے لئے یہ اقدام ہے۔ تو کیا پاکستان میں بسنے والے عیسائیوں، ہندوؤں کی حمایت میں بھی کبھی ایسا فیصلہ کیا۔ یقیناً نہیں کیا۔ پاکستان کے بانی اور واضح اکثریت پر مشتمل مسلمانوں کی آبادی میں مٹھی بھر قادیانیوں نے جو تباہی مچائی ہے۔ اس وقت حقوق انسانی آپ کو نظر نہیں آتے تھے۔ مولانا محمد اسلم قریشیؒ کو قادیانیوں نے شہید اور اغوا کیا۔ ساہیوال میں غیور مسلمانوں کو شہید کیا۔ بلوچستان میں مولانا شمس الدین کو شہید کیا۔ یہ انسانی ہمدردی کیوں پیدا نہ ہوئی۔ راولپنڈی میں عیاشی کا اڈا قادیانی شخص چلا رہا تھا۔ اور حکومت نے چھاپہ مارا۔ اور گرفتار کیا گیا جو شخص نسل انسانی کو تباہ کر رہا تھا۔ اس وقت امریکیوں کی غیرت کیوں بیدار نہ ہوئی۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ سارا کھیل نسل انسانیت کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ **الکفر ملۃ واحدہ** کے پیش نظر اندرونی سازش بول رہی ہے۔ اور پاکستانی امداد روک کر مسلمانوں کو بلیک میل کیا جا رہا ہے۔ اور ہم تمام اسلامی ممالک بالخصوص حکومت پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ امریکہ، روس اور غیر مسلم ممالک کی امداد اس مچھیرے کی سی ہے۔ جو مچھلی کو پکڑنے کے لئے کانٹے پر لاوا لگاتا ہے۔ اس کی مراد مچھلی کو خوراک پہنچانا نہیں ہوتا۔ بلکہ مچھلی کو شکار کرنا ہوتا ہے۔ لہٰذا تمام اسلامی ممالک کو چاہیئے کہ کفار کی مدد پر سہارا نہ رکھیں۔ باہمی اتحاد کے ساتھ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر قرآن کے حکم **واعدوا لھم ما استطعتم** پر عمل کریں۔ مسلمان قوم غیرت مند ہے۔ اور مادی وسائل پر بھروسہ نہیں کرتی بلکہ احکم الحاکمین کی مدد پر کامل یقین رکھتی ہے۔ اور ہم زمام اقتدار سنبھالنے والوں سے اپیل کرتے ہیں کہ ان کالی بھیڑوں پر کڑی نظر رکھیں۔ اور اس بیان کی تہہ میں پہنچ کر اصل محرکات سے آگاہی حاصل کریں کہ امریکہ نے قادیانیوں کی حمایت کے ساتھ پاکستانی امداد کو کیوں مشروط کیا ہے۔ اس بات سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ اور مسلمان سختی کے ساتھ اس کی مذمت کرتی ہے۔ امریکہ شروع سے قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ امریکہ کا بغل بچہ اسرائیل کے اہم ترین عہدوں پر قادیانی فائز ہیں۔ اور رہ چکے ہیں۔ ان کے فسادات و شرپسندی کے منصوبے اسرائیل میں تیار ہوتے ہیں اسی گٹھ جوڑ نے امریکہ کو مجبور کیا۔ کہ پاکستانی امداد کو قادیانیوں کی آزادی سے مشروط کیا۔ جبکہ قادیانی آزاد دندناتے پھر رہے ہیں پاکستان کے کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ لیکن مگرمچھ کے آنسو بہانا ان کا جدی پشتی شیوہ ہے۔ ان کا عقیدہ اکھنڈ بھارت پر ہے۔ انہوں نے نہ پاکستان کو تسلیم کیا ہے۔ اور نہ ہی یہ کر سکتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے اپنی میتوں کو امانتاً دفن کیا تاکہ بعد میں قادیان لے جائیں جو انشاء اللہ خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا۔ امریکہ کی مشروط امداد مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت ہے جو ناقابل برداشت

جن لوگوں نے آج تک پاکستان کو اپنا ملک ہی تسلیم نہیں کیا۔ ان سے اچھائی کی کیا توقع کی جا سکتی ہے بلکہ ان کی جماعت کی پوری کوشش و محنت اس بات پر ہو رہی ہے کسی طرح پاکستان کو تباہ کر دیا جائے۔ اور اسے اکھنڈ بھارت بنا دیا جائے۔ اسی مقصد کے لئے انہوں نے امریکہ سے زمام اقتدار سنبھالنے والوں کی مدد چاہی ہے۔ اگر ان کو پاکستان سے محبت ہوتی۔ تو یہ ملک پاکستان کے خلاف یاوہ گوئی نہ کرتے۔ امریکہ کی اس مکروہ شرط سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ قادیانی ملک کو نقصان پہنچانے کا جال بن چکے ہیں۔ زمام اقتدار سنبھالنے والوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اس قادیانی نوازی امریکی پالیسی کے پیش نظر مکمل تحقیق کرائی جائے۔ تو امریکہ کو اس شرط پر آمادہ کرنے والے کون کون سے اشخاص ہیں۔ آئے دن کے دھماکے، فسادات، ہندوستان کے گیدڑ بھبکیاں، بکاؤ لیڈروں کے بیانات ان سب باتوں کے ڈانڈے قادیانی ذریت اور یہودیت کے ساتھ ملتے ہیں حکمرانوں کو چاہیئے کہ نوٹس لے۔ اور ملک کے خلاف کام کرنے والوں کو آئین پاکستان کے تحت غداری کا مرتکب گردان کر غداری کی سزا لاگو کی جائے۔ یہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مجرم غدار ہیں

اور ملک وملت کے بھی غدار ہیں۔ غداروں کو چھوڑ دینا ہر طرح سفر و مہلک ہے۔ امریکہ کے بست وکشاد کو چاہیئے تو یہ تھا کہ قادیانیوں کو ناپسندیدہ تخریب کار اور پراسرار گھتی ہوئے اپنے تمام جاری ممالک میں ان کے داخلے پر پابندی لگائی جاتی۔ اور ایسے گروہ کا عرصہ حیات تنگ کر دیا جاتا۔ تاکہ نسل انسانی کو ان کے ہاتھوں نقصان نہ پہنچ سکے۔ جبکہ پوری امت اسلامی کا اس بات پر اجماع ہے۔ قادیانی کافر و مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ امریکی حکومت کو چاہیئے کہ اجماع امت کے پیش نظر انکو جنت گروہ قرار دے کر (د۔ ف۔ ح) کر دے۔ لہٰذا امریکہ کے حل وعقد کو ہم خبردار کرتے ہیں۔ کہ قادیانیوں کی حمایت سے دستبردار ہو جائے۔ ورنہ پوری امت مسلمہ امریکہ کے خلاف بائیکاٹ کی تحریک چلائے گی۔

ایک اللہ والے کا سچا خواب

مرزا قادیانی جہنم میں جل رہا ہے!

مرسلہ: محمد اسلم ہارون آباد

مولانا لال حسین اختر قادیانیت کے سلسلے میں گھر کے بھیدی تھے۔ آپ کا شمار ہ' ریام بوت کی اول صف میں ہوتا ہے۔ آپ ایک خوش گفتار مبلغ اور ایک معجزہ بیان مناظر تھے۔ وہ لکھتے ہیں۔

اللہ رب العزت نے فضل فرمایا۔ ۱۹۳۱ء کے وسط میں چند خواب دیکھے جن میں مرزا قادیانی کی نہایت گھناؤنی شکل دکھائی دی۔

ایک دفعہ خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک رسی ہے جس کا ایک سرا میرے ہاتھ میں ہے۔ وہ مجھے اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ آئے۔ اور انہوں نے کوئی چیز مار کر درمیان سے رسی کاٹ ڈالی۔ ایک دم دھڑام ہوا۔ میں گھبرایا۔ تو بزرگ نے کہا۔ کہ وہ دیکھو مرزا قادیانی آگ جہنم میں جل رہا ہے۔ میں نے دیکھا۔ تو آگ کے جلاؤ میں مرزا قادیانی جل رہا تھا۔ اور اس کی شکل خنزیر کی سی تھی۔

دوسرا خواب:۔ فرمایا دوسری دفعہ خواب میں دیکھا کہ جہنم میں مرزا قادیانی خنزیر کی شکل میں رسیوں سے جکڑا ہوا جل رہا ہے میں ڈر گیا۔ غیب سے آواز آئی۔ کہ یہ شخص مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے سب اس طرح جلیں گے۔ تم بچ جاؤ۔

آخر کار ان خوابوں سے متاثر ہو کر فیصلہ کیا کہ خداوند کریم کو حاضر و ناظر سمجھ کر محبت و عداوت کو چھوڑ کر مرزا قادیانی کی مشہور تصنیفات کا مطالعہ کیا خالی الذہن ہو کر جوں جوں مطالعہ کرتا مرزا قادیانی کی صداقت مشتبہ ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ مجھے یقین کامل ہو گیا۔ کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہے۔

چنانچہ یکم جنوری ۱۹۳۲ء کو مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

حضرت مولانا لال حسین اختر کا نام قادیانیوں کے لئے سوہان روح تھا۔

(ماخوذ۔ ایمان پرور یادیں صفحہ ۲۴)

انجمن نوجوانانِ تحفظ ختم نبوت ڈیرہ ۔۔۔ کے

زیر اہتمام دارالمطالعہ

انجمن نوجوانان تحفظ ختم نبوت ڈیرہ نے میں روڈ ڈیرہ پر ایک دارالمطالعہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور اسلام کی حقانیت اور تردید قادیانیت کے موضوعات پر لٹریچر رکھا جائے گا۔

شبان ختم نبوت سرگودھا زندہ باد

پچھلے دنوں شبان ختم نبوت سرگودھا نے سخت گرمی میں قادیانیوں کے خلاف ۳ گھنٹے کا پرامن جلوس نکال کر یہ ظاہر کر دیا کہ وہ تحفظ ناموس رسالت کی خاطر مشکل سے مشکل وقت پر حالات کا مقابلہ کرنا جانتے ہیں۔ ان کا عزم قابل صد تبریک و صد تحسین ہے عالمی مجلس کے مرکزی راہنماؤں نے شبان ختم نبوت کو مبارک باد دی ہے۔

قافلۂ بخاری رواں دواں ہے

قادیانیت اب گالی بن چکی ہے؟

منظور احمد شاہ آسی

مانسہرہ (نمائندہ خصوصی) ایک وقت تھا کہ قادیانیت کے خلاف بات کرنا شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنا تھا حکام وقت کے کان بھی قادیانیت پر تنقید۔ سننے کے روادار نہ تھے۔ قادیانی کلیدی اسامیوں سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ لیکن قافلۂ بخاریؒ رواں دواں ہے اس کے رضا کاروں کی کوششیں بار آور ثابت ہوئیں آج قادیانیت گالی بن چکی ہے۔ ۱۹۷۴ء کے صدارتی امتناع قادیانیت آرڈیننس سے قادیانیت کا زور کافی حد تک ٹوٹ چکا ہے ملک کے کونے کونے میں قادیانیت کے خلاف بیسیوں مقدمے قائم ہو چکے ہیں لیکن ضلع مانسہرہ کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ۔۔۔ آرڈیننس کے نفاذ کے بعد سب سے پہلا مقدمہ یہاں مانسہرہ

باقی صفحہ ۲ پر

دینی خدمات انجام دینے والے کی اعانت اللہ تعالیٰ خود کرتے ہیں

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ

حالات کی تفصیل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دین کے کسی اہم امر میں ان حضرات کی خصوصیات ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب سورۂ جمعہ کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ کون لوگ ہیں۔ حضورؐ نے سکوت فرمایا۔ صحابہؓ نے مکرر دریافت کیا حتیٰ کہ تین دفعہ سوال کیا۔ تو حضورؐ نے سلمان فارسیؓ کے اوپر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر ہوتا۔ تو ان میں سے بعض آدمی وہاں سے بھی لے آتے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ اگر علم ثریا پر ہوتا۔ دوسری حدیث میں ہے۔ اگر دین ثریا پر ہوتا۔ تو فارس کے کچھ لوگ وہاں سے بھی لے آتے۔

(فتح الباری)

علامہ سیوطیؒ جو خود محققین شافعیہ میں ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت امام ابو حنیفہؒ کے فضائل میں پیشین گوئی کے طور پر ایسی صحیح چیز ہے جس پر اعتماد کیا جاتا ہے

(مقدمہ اوجز)

ترجمہ: کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے۔ اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ سب ایک کتاب میں (یعنی لوح محفوظ میں) ان جانوں کے پیدا ہونے سے پہلے لکھی ہوئی ہے اور یہ بات (کہ وقوع سے اتنا پہلے لکھ دینا) اللہ تعالیٰ کے نزدیک آسان کام ہے۔ (اور یہ اس لئے بتلا دیا) تاکہ جو چیز (مثلاً صحت، مال یا اولاد وغیرہ) تم سے جاتی رہے۔ اس پر (اتنا) رنج نہ کرو۔ اور جو تم کو ملے۔ اس پر اتراؤ نہیں۔ (اس لئے کہ اترانے وہ جو جس کو اپنے استحقاق سے ملے اور جو دوسرے کے حکم سے ایک چیز ملے۔ اس پر کیا اترانا) اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔ (بالخصوص) جو لوگ ایسے ہیں کہ خود بھی بخل کی تعلیم کرتے ہیں اور جو (اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے سے یا دینی کاموں سے) اعراض کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ (کا کیا نقصان کرے گا) وہ تو بے نیاز ہے حمد کے لائق۔ (حدید۔ ع ۳)

ف: مصائب پر رنج تو طبعی چیز ہے مقصد یہ ہے کہ اتنا زیادہ رنج نہ ہو کہ دین اور دنیا کے سب ہی کاموں سے روک دے۔ اور یہ بھی طبعی بات ہے۔ کہ جب کسی بات کے متعلق یہ پختہ یقین پہلے سے ہو جائے کہ فلاں بات ہو کر رہے گی کسی سعی اور کوشش سے وہ ملتوی نہیں ہو سکتی۔ تو پھر اس پر رنج و غم ہلکا ہو جایا کرتا ہے۔ برخلاف اس کے کہ کوئی بات خلاف توقع پیش آئے تو اس پر رنج زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اس آیت شریفہ میں اس پر متنبہ کر دیا کہ موت و حیات، رنج و خوشی، راحت و آفت یہ سب چیزیں ہم نے پہلے سے طے کر رکھی ہیں وہ اسی طرح ہو کر رہیں گی۔ پھر اس میں اترانے یا غم سے ہلاکت کے قریب ہو جانے کی کیا بات ہے۔

آیت شریفہ میں دو لفظ وارد ہوئے ہیں مُخْتَال فَخُوْر جس کا ترجمہ اترانے والے شیخی باز کا کیا ہے۔ اترانا اپنے آپ پر ہوتا ہے یعنی دوسرے کے بغیر بھی ہوتا ہے۔ اور شیخی دوسرے کے سامنے اور دوسرے کے مقابلہ میں ہوا کرتی ہے۔ اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ اختیال تو ایسی چیزوں پر اترانا ہوتا ہے جو آدمی کے اندر ذاتی کمال ہوں۔ اور فخر ایسی چیزوں پر ہوتا ہے جو خارجی ہوں۔ جیسا، مال، جاہ وغیرہ (بیان القرآن)

حضرت قزعہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو موٹے کپڑے پہنے دیکھا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ خراسان کے بنے ہوئے نرم کپڑے میں لایا ہوں۔ اگر آپ ان کو پہن لیں تو آپ کے بدن پر یہ کپڑے دیکھ کر میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے گی۔ انہوں نے فرمایا۔ مجھے یہ ڈر ہے۔ کہ یہ کپڑے پہن کر کہیں میں مُخْتَال، فَخُوْر نہ بن جاؤں۔ (درمنثور) یعنی ان کے پہننے سے کہیں مجھ میں عجب اور تفاخر پیدا نہ ہونے لگے۔

ترجمہ: یہی (منافقین) وہ لوگ ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ رسول اللہؐ کے پاس جمع ہیں۔ ان پر کچھ خرچ نہ کرو۔ یہاں تک کہ آپ ہی (خرچ نہ ملنے کی وجہ سے حضور اقدسؐ کے پاس سے) منتشر ہو جائیں گے۔ اور (بیوقوف یہ نہیں جانتے کہ) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں سب خزانے آسمانوں کے اور زمینوں کے لیکن یہ منافق (احمق ہیں) سمجھتے نہیں ہیں۔

ف: متعدد روایات میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ عبداللہ بن اُبی رئیس المنافقین اور اس کی ذریات نے یہ کہا کہ یہ لوگ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہیں۔ ان کی اعانت کرنا چھوڑ دی جائے۔ یہ بھوک سے پریشان ہو کر خود بخود منتشر ہو جائیں گے۔ اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ اور بالکل حق ہے، روز مرہ کا مشاہدہ ہے سینکڑوں مرتبہ اس کا تجربہ ہوا کہ جب بھی کسی دینی کام کرنے والوں کے متعلق عناد اور بد باطنیت سے لوگوں نے کسی خاص فرد نے اعانت روکی اللہ جل شانہٗ نے اپنے لطف و کرم سے دوسرا دروازہ کھول دیا۔ یہ ہر شخص کو یقین کے ساتھ سمجھ لینا چاہئے کہ روزی اللہ جل شانہٗ نے اپنے امورِ صرف اپنے ہی قبضہ میں رکھی ہے۔ وہ کسی کے باپ کے بند کرنے سے بھی نہیں ہوتی۔ البتہ بند کرنے والے دین کی اعانت سے ہاتھ روک کر آخرت میں اللہ جل جلالہٗ کے یہاں جواب دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جہاں نہ تو جھوٹ چل سکتا ہے کہ ہماری یہ غرض تھی اور وہ غرض تھی۔ نہ کوئی بیرسٹر یا وکیل کام دے سکتا ہے۔ فرضی حیلے تراشی

باقی صفحہ ۳ پر

حضرت رُبیع بنت معوذؓ

طالب الہاشمی

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے کئی سال بعد جلیل القدر صحابی حضرتِ عمارؓ بن یاسرؓ کے پوتے ابو عبیدہ بن محمدؒ ایک دن مدینہ منورہ کی ایک بزرگ خاتون کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان سے پوچھا۔

"اماں جان! ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟"

یہ خاتون جو سالہا سال تک فخر موجودات صلعم کے جمال جہاں آرا سے اپنی آنکھیں روشن کر چکی تھیں بے ساختہ بولیں۔

"یا بُنَیَّ لَوْ رَأَیْتَہٗ رَأَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً۔"

بیٹے اگر تم حضور کو دیکھتے تو یوں سمجھتے گویا آفتاب طلوع ہو رہا ہے۔

اتنا کہتے کہتے ان کی آنکھیں بھر آئیں اور وہ حضورؐ کو یاد کر کے رونے لگیں۔ صفحۂ تاریخ پر نقوشِ جاوداں بن کر ثبت ہو جانے والے حقیقت کے آئینہ دار یہ الفاظ جس خاتون کے منہ سے نکلے، وہ حضرت رُبیع بنت معوذؓ تھیں۔

حضرت رُبیعؓ بن معوذؓ کا شمار جلیل القدر انصاری صحابیات میں ہوتا ہے۔ ان کا تعلق انصار کے معزز ترین خاندان بنو نجار سے تھا۔ سلسلۂ نسب یہ ہے

ربیع بنت معوذ بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔

ماں کا نام اُمِّ یزید بنت قیس تھا۔ وہ بھی بنو نجار سے تھیں۔

حضرت ربیع کے والد اور چچے سب اپنی والدہ عفراءؓ (حضرت ربیع کی دادی) کی اولاد مشہور تھے ان سب کو (یعنی معوذؓ، معاذؓ اور عوفؓ کو) پسران حارث کے بجائے ابنائے عفراء کہا جاتا تھا۔

اہل سیر نے حضرت ربیع کے سال ولادت کی تصریح نہیں کی۔ لیکن قرائن سے معلوم ہوتا ہے، کہ وہ ہجرت نبوی سے پہلے سن شعور کو پہنچ چکی تھیں۔ ان کے والد معوذؓ اور چچوں معاذؓ اور عوفؓ کو نہ صرف ہجرت نبوی سے قبل قبول اسلام کا شرف حاصل ہوا، بلکہ حضرت معاذؓ اور عوفؓ کو بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہونے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ گویا حضرت ربیع نے ہوش کی آنکھیں کھولیں، تو اپنے خاندان میں اسلام کے نور سعادت کو جلوہ فگن دیکھا۔ چنانچہ وہ بھی ہجرت نبوی سے قبل ہی نعمت اسلام سے بہرہ یاب ہو گئیں۔

ہجرت کے بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مدینہ منورہ میں نزول اجلال فرمایا، حضرت انسؓ بن مالک کے قول کے مطابق وہ اہل مدینہ کا سب سے بڑا یوم مسرت تھا۔ حضرت ربیع بھی اس مسرت میں شریک تھیں۔ اور دوسری خواتین اور لڑکیوں کے ساتھ مل کر خیر مقدمی ترانے گا رہی تھیں۔

حضرت ربیع کے والد حضرت معوذؓ سرور کائناتؐ کے عاشق صادق تھے۔ اور ان (معوذؓ) کے دونوں بھائیوں معاذؓ اور عوفؓ کی بھی یہی کیفیت تھی ۲ھ میں بدر کے میدان میں حق و باطل کا پہلا معرکہ برپا ہوا۔

اور قریش کی طرف سے عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، اور ولید بن عتبہ نے میدان میں نکل کر مسلمانوں کو مقابلے کے لئے للکارا، تو سب سے پہلے یہ تینوں بھائی (معوذؓ، معاذؓ اور عوفؓ) ان کے مقابلے کے لئے آگے بڑھے لیکن قریش نے ان سے لڑنا پسند نہ کیا، اور پکار کر کہا کہ "محمدؐ! ہمارے مقابلے پر ہماری قوم اور کفو کے آدمی بھیجو۔" چنانچہ حضورؐ کے حکم پر یہ تینوں جانباز واپس اپنی صفوں میں آ گئے۔ اور حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ بن حارث ان کے مقابل ہوئے۔ اس مقابلے میں حضرت عبیدہؓ شیبہ کے ہاتھ سے شدید زخمی ہوئے، تاہم حضرت حمزہؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قریش کے تینوں جنگجوؤں کو جہنم واصل کر دیا۔

اب عام جنگ شروع ہو گئی۔ حضرت معاذؓ اور معوذؓ نے ابوجہل کی فتنہ پردازیوں اور اسلام دشمنی کا چرچا سن رکھا تھا۔ اور ان کی دلی آرزو تھی کہ کسی طرح یہ دشمن خدا ان کو نظر آ جائے، تو اس کو ٹھکانے لگا دیں۔ چنانچہ وہ معرکۂ کارزار میں برابر اس کی تلاش میں رہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کا بیان ہے کہ میں میدان جنگ میں کھڑا تھا، کہ یکایک دو انصاری نوجوان میرے دائیں بائیں آ کر کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک نوجوان نے مجھ سے پوچھا "چچا! ابوجہل کہاں ہے" میں نے کہا کہ "برادر زادے! اس سے تمہیں کیا کام ہے؟" بولا میں نے سنا ہے، کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ خدا کی قسم وہ مجھے مل جائے تو اس کو مار کر رہوں گا۔ یا اسی کوشش میں اپنی جان قربان کر دوں گا۔ دوسرے نوجوان نے بھی اسی قسم کی گفتگو کی مجھے ان جوانوں کے جذبہ فدویت پر بڑی حیرت ہوئی میں نے ان کو اشارہ کر کے بتایا کہ وہ سامنے ابوجہل صفوف جنگ میں چکر لگا رہا ہے۔ وہ دونوں باز کی

طرح اس پر جھپٹے۔ اور آناً فاناً اس کو خاک و خون میں تڑپا دیا۔ اس کے بعد دونوں بھائی رحمت عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابوجہل کے مارے جانے کی اطلاع دی۔ آپ نے پوچھا: کس نے مارا ہے؟ دونوں نے عرض کیا ہم نے، حضورؐ نے فرمایا، اپنی تلواریں دکھاؤ۔ دونوں نے اپنی تلواریں پیش کیں، تو ان میں خون کا اثر موجود تھا۔ حضورؐ نے فرمایا بے شک تم دونوں نے اس کو قتل کیا ہے۔

حضرت معوذؓ نے ابومسافع نامی ایک مشرک کے ہاتھ سے اسی غزوہ میں جام شہادت نوش کیا۔ اور حضرت معاذؓ شدید زخمی ہو کر میدان جنگ سے واپس آئے۔ ایک روایت میں ہے کہ عکرمہ بن ابی جہل نے اپنے باپ کا انتقام لینے کے لئے ان پر حملہ کیا اور ان کا ایک بازو کاٹ ڈالا۔ اس کے باوجود انہوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا یہاں تک کہ عکرمہ کو بھگا دیا۔

ایک دوسری روایت کے مطابق انہیں بنو زریق کے ... بن ماعض نامی ایک مشرک نے اس وقت زخمی کیا جب وہ ابوجہل پر حملہ کر رہے تھے۔ بہر صورت ان کا زخم مندمل ہو گیا۔ اور وہ اس واقعہ کے بعد تقریباً تیس پینتیس سال تک زندہ رہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت معوذؓ کے بھائی عوفؓ نے غزوہ بدر میں شہادت پائی۔ اور معاذؓ بھی اپنے زخم سے جانبر نہ ہو سکے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت ربیعؓ کے والد اور چچا نے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کی خاطر جس طرح جان کی بازی لگائی۔ اس کی بنا پر مسلمان ان کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور رحمت عالم ﷺ بھی ان پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔

غزوہ بدر کے کچھ عرصہ بعد حضرت ربیعؓ کا نکاح حضرت ایاس بن بکیر لیثی سے ہوا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ نکاح کے دوسرے دن رحمت عالم ﷺ حضرت ربیعؓ کے گھر تشریف لے گئے اور بستر پر بیٹھ گئے اس وقت کچھ لڑکیاں دف بجا بجا کر شہدائے بدر کی تعریف میں اشعار پڑھ رہی تھیں۔ (غالباً یہ اس بنا پر تھا کہ حضرت ربیعؓ کے والد اور چچا نے غزوہ بدر میں شہادت پائی تھی۔ اور شادی کے موقع پر اشعار ان کے غم کو ہلکا کرنے کے لئے پڑھے جا رہے تھے) یہ اشعار پڑھتے ہوئے ان لڑکیوں نے جب یہ مصرعہ پڑھا

وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَافِی غَدٍ

اور ہم میں وہ نبی ہے جو کل کی خبر رکھتا ہے۔

تو حضورؐ نے منع فرمایا کہ وہی پڑھو جو پہلے پڑھ رہی تھیں۔

حضرت ربیع ان خوش قسمت خواتین میں تھیں جنہیں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوات میں لشکر اسلام کے ساتھ رکھتے تھے۔ انہوں نے کئی غزوات میں شرکت کی۔ اور بڑی تندہی سے زخمیوں اور بیماروں کی تیمارداری کرنے اور مجاہدین کو پانی پلانے کے علاوہ کئی دوسری خدمات بھی انجام دیں۔ صحیح بخاری میں خود حضرت ربیعؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہوتیں۔ ہم پانی پلاتیں۔ زخمیوں کا علاج کرتیں اور مقتولین کو واپس لاتی تھیں۔ ایک روایت میں ان سے یہ الفاظ منسوب ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ کرتی تھیں تو ہم کو پانی پلاتی تھیں۔ ان کی خدمت کرتی تھیں۔ اور مقتولین اور زخمیوں کو مدینہ کی طرف واپس لاتی تھیں

حضرت ربیعؓ کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت اور عقیدت تھی۔ حضورؐ کبھی کبھی ان کے گھر جا کر ان کی عزت افزائی فرمایا کرتے تھے۔ سنن ابوداؤد میں ہے کہ ایک مرتبہ حضورؐ حضرت ربیعؓ کے گھر تشریف لائے۔ اور وضو کے لئے پانی طلب فرمایا۔ حضرت ربیعؓ نے نہایت ذوق شوق اور عقیدت کے ساتھ کھڑے ہو کر حضورؐ کو وضو کرایا۔

حافظ ابن عبدالبرؒ نے استیعاب میں یہ روایت درج کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ربیعؓ ازراہِ عقیدت دو طباقوں میں انگور اور کھجوریں لے کر حضورؐ کی خدمتِ اقدس میں گئیں۔ حضورؐ نے قبول فرمالئے۔ اور حضرت ربیعؓ کو ازراہ قدردانی کچھ سونا عطا فرمایا۔

۶ھ ہجری میں بیعت رضوان اور صلح حدیبیہ کا عظیم الشان واقعہ پیش آیا۔ اس موقع پر حضرت ربیعؓ بھی سرور دو عالم ﷺ کے ساتھ تھیں۔ دوسرے جانثاران رسول ﷺ کے ساتھ انہوں نے بھی بیعت رضوان میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔ اور ان سعید روحوں میں شمار ہوئیں۔ جن کے بارے میں بارگاہ الٰہی سے ارشاد ہوا۔

لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ۔

(اے پیغمبر) اللہ راضی تھا مومنین سے جبکہ وہ درخت کے نیچے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے)

حضرت ربیعؓ بڑی غیور اور خوددار تھیں۔

حافظ ابن عبدالبرؒ نے استیعاب میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک قریشی عورت اسماء بنت مخربہ عطر بیچا کرتی تھی۔ اپنا عطر فروخت کرنے حضرت ربیعؓ کے گھر آئی۔ اور ان سے ان کے خاندانی حالات پوچھنے لگی جب اسے معلوم ہوا کہ ربیعؓ کے والد نے ابوجہل کو قتل کیا تھا۔ تو اس کی خاندانی عصبیت عود کر آئی۔ اور تنک کر بولی۔ تو تم ہمارے سردار کے قاتل کی بیٹی ہو۔ حضرت ربیعؓ

کو دشمن اسلام ابوجہل کے لئے سردار کا لفظ سن کر بہت غصہ آیا. فرمایا. میں تو غلام کے قاتل کی بیٹی ہوں. اسماء کو ابوجہل کی یہ تحقیر ناگوار گزری. بولی مجھ کو تمہارے ہاتھ سودا بیچنا حرام ہے. حضرت ربیع رضی نے بھی برجستہ جواب دیا. مجھ کو تم سے کچھ خریدنا حرام ہے میں تمہارے عطر کو گندگی سمجھتی ہوں.

حضرت ربیع رضی کا سال وفات کسی کتاب میں درج نہیں ہے. لیکن حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں ۳۵ ہجری کا ایک واقعہ لکھا ہے. جس سے معلوم ہوتا ہے. کہ وہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی کے عہد خلافت میں حیات تھیں. حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ اس سال ان کا اپنے شوہر سے مناقشہ ہو گیا. اور انہوں نے ان سے کہا کہ میری سب چیزیں لے کر مجھ سے دستبردار ہو جاؤ. شوہر نے ایسا ہی کیا. اور جسم کے لباس کے سوا ان سے سب کچھ لے لیا. حضرت ربیع رضی نے دربار خلافت میں دعوی کیا. تو حضرت عثمان نے فیصلہ دیا کہ اپنی شرط پوری کرو.

حضرت ربیع رضی سے ۲۱ احادیث مروی ہیں. ان کے راویوں میں سلیمانؒ بن یسار نافعؒ، خالد بن ذکوانؒ، عائشہ بنت انسؓ، اور ابو عبیدہ بن محمدؒ بن عمار بن یاسرؓ جیسی عظیم المرتبت شخصیتیں شامل ہیں.

مسند احمد بن حنبلؒ میں ہے. کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور امام زین العابدینؒ جو آسمان علم و فضل کے آفتاب و ماہتاب تھے حضرت ربیعؓ سے مسائل پوچھتے تھے اس سے ان کی علمی حیثیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے.

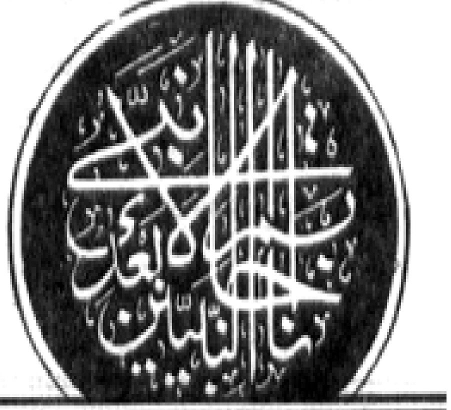

ٹی وی

انسانی سکون واخلاق کا دشمن

ڈاکٹر محمد باقر لاہور

فقیر یہ سطور رات کے پانچ کے دو بجے سپرد قلم کر رہا ہے. گھر کے بچے نیم خفتہ یا بحالت ٹی وی سر کے طواف میں مشغول ہیں. یہ تقریباً ہر روز کا سانحہ ہے. حالانکہ میں اسے اس لئے کہتا ہوں کہ جو بچے اور بوڑھے اکثر بیمار رات کو دو بجے تک آرام اور سکون سے سو نہیں سکتے. وہ علی الصبح اور فجر تک آسانی سے جاگ کر اگلے دن کی زندگی باقاعدگی سے شروع نہیں کر سکتے. یہ سب لوگ فجر کی نماز بھی ادا نہیں کر سکتے.

آپ جاننا چاہیں گے کہ اس کی وجہ کیا ہے. تجربے نے بتایا ہے کہ اس صورت حال کا اصل محرک ٹی وی ہے. اس صدی میں ہم دیہاتی بوڑھوں کی زندگی اس طرح پروان چڑھی. کہ اس میں ٹی وی، تھانہ، ریڈیو، رات کو جگانے والے مشاغل میں صرف بڑے شہروں میں لیٹ نائٹ سینما شو تھے. جو اکثر لوگوں کی پہنچ سے دور تھے کیونکہ حدیث مبارکہ :.

جب رات کی تاریکی چھا جائے تو بچوں کو گھروں میں روکے رکھو کیونکہ اس وقت شیطان سرگرم رہتے ہوتے ہیں.

(صحیح بخاری)

کے مطابق اکثر لوگ بچوں کو شام کے بعد گھروں سے باہر نہیں رہنے دیتے تھے. اور بچے اور بڑے شام کے کھانے سے پہلے گھر آ جاتے تھے. اور پھر عشاء کی نماز یا تو گھر پڑھ لیتے یا فرض نماز کے لئے مسجد تک جاتے.

ٹی وی نے حیات انسانی کو کوئی خاص فائدہ پہنچائے بغیر اس سے سکون و اخلاق چھین لیا ہے.

فقیر ٹی وی والوں تک متعدد مرتبہ شکایت پہنچانے میں ناکام رہ کر یہ معروضات پیش کر رہا ہے. کہ انسانی زندگی اور ملی اخلاق کو تباہ کرنے والی اس بیدحس سارق کل کا احساس ہیئت مقتدرہ کو نہیں.

پہلی بات صحت اور اس کے متعلقات سے ہے. جو آدمی روزانہ رات کے بارہ بجے یا اس کے بعد تک ٹی وی دیکھتا ہے آپ اس سے توقع ہی کیسے کر سکتے ہیں. کہ وہ اگلے دن معمولات سے کما حقہ عہدہ برآ ہو سکتا ہے. اسے صحت کے معمولی اصولوں کو نظرانداز کرنا پڑتا ہے. مختصر طور پر وہ مندرجہ ذیل کمزوریوں کا شکار ہوتا ہے

۱. اس کی بینائی ٹیوب کی برقی روشنی سے متاثر ہوتی ہے اور اس کی بصارت خراب ہو جاتی ہے.

۲. اسے نیند کم ملنے سے اس کی عمر کم ہو جاتی ہے.

۳. اگلی صبح کے کام کاج کے لئے پورا آرام نہ کر سکنے کی وجہ سے وہ نفسیاتی مریض ہو جاتا ہے.

۴. رات کو کمروں سے ٹی وی چھپانے کے لئے وہ دروازے بند کر کے ان کی ہوا کثیف کرتا ہے

۵. ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر کھانا کھانے سے برقی شعاعوں سے اس کا کھانا متاثر ہوتا ہے. اور رفتہ رفتہ اس کا معدہ جواب دے جاتا ہے.

۶. ٹی وی کے کانوں پر شدید الحن ساز و آواز سے رفتہ رفتہ اس کی سماعت پر برے اثرات مرتب ہو کر اسے بہرہ بناتے ہیں بلکہ اس کی جسمانی صحت آنکھیں، کان، دل و دماغ، معدہ اور دیگر اعضاء اثر پذیر ہوتے ہیں.

۷. آدھی رات تک ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر بیچ کی سیر، دوڑ یا دیگر ورزش ممکن نہیں جو صحت کی ضمانت سے پہلے کرتا تھا.

اب اخلاق کی طرف آ جائیے اور دیکھئے کہ ٹی وی کی پرستش کرکے کس طرح اسلامی معاشرے سے دور ہٹتے جا رہے ہیں

۱. خبریں تک سنانے والی لڑکیاں دلہنیں اور کنواریاں اس طرح بن سنور کر ٹی وی پر آ جاتی ہیں. جیسے ناظرین کے قبلے

ہیں شرکت کرنے کے لئے تشریف لا رہی ہیں۔

۲۔ ان کے مرد فنکاروں پر کام کرنے کے وقت ضائع ہو جاتے ہیں اور خوامخواہ تضیع اوقات اور اسراف کا باعث بنتے ہیں۔

۳۔ جن خواتین کو یہ ضروری نانے ملبوسات مفت یا کرائے پر دے کر اپنے نام سکرین پر دکھاتے ہیں، وہ اشتہار کے علاوہ ہم سے روز کس معاشرت کی تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں۔ جو قرآن و سنت کے منافی اور غلط ہے۔

۴۔ جو کنواری بچیاں سکرین پر فرضی کرداروں کی دلہنیں یا تازہ پیدا ہونے والے بچوں کی مائیں بن کر کامیابی سے کردار نبھاتی ہیں ان کی نفسیاتی کیفیت کا ذکر کم کیا جائے تو مناسب ہوگا

۵۔ جو شادی شدہ خواتین اسکرین پر نامحرموں کی بیویاں بنتی ہیں ان کے شوہروں اور ان کی اپنی نفسیات کا اندازہ لگائیے تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

۶۔ جو اچھے بھلے شریف مرد اسکرین پر گنواروں، جاہل عیاش، بدمعاش اور معاشرے کے راندے ہوئے انسانوں کے متعدد رول ادا کرتے ہیں۔ ان کے دل پر کیا گزرتی ہوگی اور وہ جسمانی اور ذہنی طور پر کیا محسوس کرتے ہوں گے

۷۔ ٹی وی بالعموم ملبوسات مہیا نہیں کرتا گویا ہر ایک نے چند مضحکہ خیز ملبوسات خاص ضرورت کے مطابق بنا کر رکھے ہیں لہذا اپنی انا کی تسکین کے لئے قیمتی لباس خرید کر بیشتر کردار اسراف کی زد میں رہتے ہیں۔

۸۔ ٹی وی کی روشنیاں اور تاریکیاں ان کی صحت اور ذہن کو تباہ کرتی ہیں۔

۹۔ معاشرے میں لوگ انہیں وہی کردار سمجھنے لگتے ہیں۔ جو یہ بن کر انہیں ٹی وی پر نظر آتے ہیں، اور ان کی زندگی دو چہرہ ہو جاتی ہے۔

مفت کا زہر

ٹی وی مفت کا زہر ہے جو پاکستان میں تقسیم ہو رہا ہے اور اس لئے کھایا جا رہا ہے کہ یہ مفت ملتا ہے اس کے پروگراموں کے سلسلوں پر ایک نظر ڈالئے

غیر ملکی پروگرام اس پر بالعموم دو انواع کے ہوتے ہیں۔ اور کثرت سے ہوتے ہیں، یہ سب ریلیں غیر ممالک میں متروک ہونے کے بعد یہاں پہنچتی ہیں، میرے بعض امریکہ سے آئے ہوئے عزیزوں نے بعض پروگرام دیکھ کر کہا کہ وہاں سات سے دس سال پہلے ان کی نمائش ہوئی اب انہیں بے ہودہ اور فہم و فراست سے دور سمجھ کر متروک قرار دیا گیا ہے۔ نام لینا مناسب نہیں ہوگا۔ لیکن ان غیر ملکی آمار ب دیار امریکی تھے انہوں نے یہ بھی بتایا۔ کہ ان پروگراموں کی ریلیں پاکستان مفت میں حاصل کرتا ہے۔ اور ان میں جو مار دھاڑ کشت و کشتار اور محیر العقول کرتب دکھائے جاتے ہیں۔ انہیں انسانی فکر کو ماؤف کرنے والے کہا گیا ہے۔

اپنے ہاں سب سے بڑی تفریح سیریل ڈراموں کی ہے جن کے بیشتر کردار، ان کے لباس، ان کا بناؤ سنگھار ان کے اطوار ان کے آداب گفتگو ان کا معیار طرز حیات افسانوی طور پر کتنا ہی کامیاب کیوں نہ ہو۔ پاکستانی گلی کوچوں، دیہات اور شہروں میں تو نظر نہیں آتا۔ ظاہر ہے کہ ایسے ذہنی محیط اور کردار خواب آوری اور ہیجان انگیز اور آسودگی کی پرورش کے سوا اور کوئی اثر نہیں ڈالتے

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ان سے اصلاح معاشرہ کا فرض سرانجام پاتا ہے لیکن نفسیاتی طور پر یہ بات غلط ہے۔ اگر افسانہ یا اسکرین کا ڈرامہ معاشرے کی اصلاح کر سکتا ہوتا، تو آج سے ہم سب ہر ٹی وی دیکھنے والا فرشتہ بن گیا ہوتا لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے ہم ٹی وی شروع ہونے سے لے کر اب تک اخلاق کے زردبان سے کئی زینے نیچے اتر چکے ہیں، بلکہ انسانیت کی سیڑھی سے بھی گر چکے ہیں۔ اور یہ بالکل قدرتی بات ہے جس طرح قتل کی وارداتیں اور یہ وارداتیں کرنے والوں کی گرفت اور عقوبت کی خبر کی اشاعت سے ملک میں قتل ہونے بند نہیں ہو جاتے۔ اسی طرح ٹی وی کے ڈراموں سے اصلاح احوال نہیں ہو سکتی۔

تیسری اہم نمائش ٹی وی موسیقی کی ہے عمومی طور پر مواد اشعار یا مواد موسیقی نامناسب ہونے کے علاوہ ان اصحاب و خواتین کو ان سرپرلوں میں پیش کیا جا رہا ہے جو معصوم ناظرین کے لئے کسی طرح بھی قابل تقلید نہیں ہمارے شاعر نے نغمے کو شیطان کا بچہ کہا تھا لیکن وہ بھی ایک طرز فکر تھی۔ ہمیں سوچنا ہے کہ دن رات اسلام کا ڈھنڈورا پیٹنے والی ہیئت مقتدرہ نامور گلوکاروں میں ان کے مالہٗ و ماعلیہ کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ اسی طرز مخصوص کی نمائش کر کے معاشرے کو اسلامی بننے میں کیا آسودگی فراہم کر رہی ہے ہم کس قسم کا ضبط و نظم معاشرے میں عام کر رہے ہیں اس کا اندازہ آپ اس ایک مثال سے کر سکتے ہیں۔ کہ جن بچوں کو کئی سال تک موسیقی کی تربیت دی جاتی رہی ہے۔ اب ان میں سے کچھ بچے جوان ہو کر ٹی وی کے اشتہاروں کے لئے اس طرح آ رہے ہیں کہ سب

وہ جھم سے چلیں گود میں چپکے سے اٹھا لو

فرقہ دارانہ یا ہائیت کو فروغ دینے کے لئے مخصوص قسم کے خطبے ٹی وی سے دلوائے جاتے ہیں جن کا ماحصل منطق اور فلسفہ ہوتا ہے لیکن عملی زندگی کو خدا اور رسولؐ کے راستے پر چلانے کے لئے رہنمائی کم ملتی ہے۔ دراصل اس سلسلے میں یہاں انہی لوگوں کو بیشتر دعوت دی جاتی ہے جو ظواہر پرست ہے۔ اور اسلام کی روح اور معاشرت پر اس کے زریں اثرات نا آشنا اور اس کی تبلیغ کی سکت نہیں رکھتے

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں خاک کا ڈھیر ہے
حقیقت روایات میں کھو گئی
یہ امت خرافات میں کھو گئی (اقبالؒ)

سائنسی نظریات اور ہمارا طرزِ عمل

موجودہ صدی میں سائنسی نظریات و انکشافات کی ظاہری چمک دمک نے انسانوں کے ہر طبقہ کو اپنی طرف کھینچا۔ اس سلسلے میں بعض تو سائنسی نظریات و افکار سے اس قدر متاثر ہوئے، کہ سب کچھ انہیں ہی سمجھنے لگے۔ اس میں ایک طرف اگر مغربی ممالک و یورپ وامریکہ کے عام لوگ اور تعلیم یافتہ طبقہ شامل ہے۔ تو دوسری طرف مسلمانوں میں بھی تجدد پسند دانشوروں کا گروہ شامل ہے۔ جو ہر اس نظریہ و فکر کو جو مغرب سے درآمد ہو، حرف آخر اور حقیقت حتمی (ULTIMATE FACT) سمجھنے لگے اور یہ کہنے لگے، کہ سائنس نے جو کچھ کہا ہے۔ وہی صحیح اور حق ہے۔ اور پھر کھینچا تانی کر کے موجودہ سیاسی نظریات۔ جیسے ڈارون کا نظریہ ارتقاء انسان کی پیدائش کا نظریہ اور زمین و آسمان کے نظریئے کو قرآن سے ثابت کرنے لگے۔ اور اس طرح قرآن کی آیات کی ایسی تفاسیر کیں۔ جنہوں نے علمائے کرام اور محققین اسلام کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا سہ

وے تاویل شاں درحقیقت انداخت
خدا و جبرائیل و مصطفےٰ را۔

اس طرح انہوں نے قرآن پاک کی تفسیر کے لئے اصل ہدایت و راہنمائی (یعنی احادیث رسول ؐ) کو چھوڑ کر سائنسی نظریات و افکار باطلہ کا سہارا لیا۔ اور یوں وہ رول ادا کیا، جو دور اول میں قرامطہ و معتزلہ نے اور ہندوستان میں اکبر کے ذریعے فیضی جیسے علماء نے ادا کیا۔ اور بعد میں مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکاروں نے ختم نبوت کے خلاف سازش کے طور پر ادا کیا۔

موجودہ دور میں ایسے ہی دانشور حضرت رسولؐ اور سنت خاتم النبین علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو راستے سے ہٹا کر حقیقی مفہوم دین کو اپنے مذعومہ باطل افکار اور مغربی علوم فلاسفہ سے مستعار شدہ نظریات کے تابع کرنا چاہتے ہیں۔ اور پھر بڑی خوشی سے یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ فلاں چیز کا ذکر قرآن میں ہے۔ مثال کے طور پر صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں۔ ایک دانشور نے کہا۔ کہ

آیت ۔۔ اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَھُمَا (کا معنی تو یہ ہے چور مرد اور چور عورت کا ہاتھ کاٹ دو۔ قطع ید کی سزا دو) میں اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ سے مراد تو سرمایہ دار مرد اور سرمایہ دار عورت ہے۔ اور فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَھُمَا سے مراد یہ ہے۔ کہ اس کے کارخانوں اور اس کی صنعتوں کو اس سے چھین لو اس کے ہاتھ کٹ گئے۔

وجہ اس تفسیر کی یہ ہے۔ کہ نیشنلائزیشن کا زمانہ تھا۔ اور سوشلزم کی باتیں ہو رہی تھیں۔ حالانکہ ایسی تفسیر چودہ سو سال پہلے کسی نے بھی نہیں کی۔ اور نہ ہی یہ تفسیر ہو سکتی ہے۔ لیکن سرمایہ داری کو ختم کرنے اور سوشلزم کو نافذ کرنے کے لئے اس نے ایسا کیا۔ "اعاذنا اللہ منھا"

ایک مسلمان کو سائنسی نظریات و انکشافات کے بارے میں کیا نظریہ رکھنا چاہیئے۔ اور قرآن میں جو سائنسی حقائق اور کائناتی حقیقتیں (UNIVERSAL FACTS) بیان کی گئی ہیں۔ ان کے بارے میں کیسا عقیدہ رکھنا چاہیئے، درج ذیل سطور میں بندہ یہی بیان کرنے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ موجودہ دور میں ہمارے نوجوان ساتھی اکثر اس لحاظ سے افراط و تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں۔ قرآن اللہ جل شانہ نے تمام انسانیت کی ہدایت کے لئے نازل فرمایا۔ اور قرآن کا اصل موضوع انسان کے لئے پوری زندگی کا لائحہ عمل اور راہ رشد و فلاح کا بیان کرنا ہے۔ قرآن نہ تو سائنٹیفک نظریات کی کتاب ہے۔ اور نہ ہی وہ اس لئے آیا ہے۔ کہ تجربی طریقہ سے سائنس مرتب کرے ھاں قرآن کا یہ کام ہے۔ کہ کائنات کا ایک عمومی تصور عطا کرے۔ اور اس کے یعنی بندہ کا خالق سے اس کا تعلق واضح کر دے۔ یہ بتائے۔ کہ کائنات میں اس کا کیا مقام ہے۔ اور اس کا اپنے رب سے کیا تعلق ہے اگرچہ کبھی کبھی قرآن انسان کو راہ مستقیم کی طرف راہنمائی کرنے کے لئے کائنات میں، اور خود انسان میں موجود نشانیوں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ جیسے کہ ارشاد ہے۔

سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّہُ الْحَقُّ (حٰم سجدہ۔ آیت ۵۳)

اب ہم انہیں آفاق و انفس میں اپنے نمونے دکھلائیں گے۔ یہاں تک ان پر یہ کھل جائے۔ کہ یہ (قرآن) حق اور سچ ہے۔

جیسے قرآن میں انسانی جنین کے مراحل اتنے ترتیب سے بیان کئے گئے ہیں جنہیں موجودہ سائنس (GENETICS & EMBRYOLOGY) نے ابھی دریافت کیا ہے۔ اور سائنسدانوں کو حیرت میں ڈال دیا۔

اسی طرح اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ۔

(ترجمہ: یہ کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے۔ ہم نے (رب ذوالجلال نے) انہیں جدا کیا۔ اور ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا) میں زمین و آسمان کی پیدائش کے بارے میں سائنسی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

مظاہر کائنات کی تشریح و تفسیر کے سلسلے میں فلکیات (ASTRONOMY) کے نظریات میں جیسے جیسے ترقی ہو رہی ہے، اور وہ چودہ سو سال پہلے قرآن کی بیان کردہ اس حقیقت کے قریب آتے جا رہے ہیں ان کے پیش نظر قرآن کا یہ بیان کہ آسمان و زمین باہم ملے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں جدا کیا، غور و فکر کے لائق ہے،

موجودہ سائنسی نظریہ یہ ہے، کہ ستاروں کے جھرمٹ مثلاً نظام شمسی جو سورج اور اس کے گرد گھومنے والے سیاروں پر مشتمل ہے، جس میں چاند اور زمین بھی شامل ہیں، پہلے ایک بڑے گولے کی شکل میں تھے، پھر ایک بڑے دھماکے کے ذریعے وہ پھٹا، اور الگ الگ کروں کی شکل اختیار کر لی زمین بھی سورج کا ایک جزو تھی، پھر اس سے الگ ہو کر ٹھنڈی ہوئی، لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے، کہ نظریہ آج مقبول ہے، اور کل رد کیا جا سکتا ہے، اور اس کی جگہ دوسرا نظریہ آ سکتا ہے جو کسی دوسرے مفروضے کی بنا پر مظاہر کائنات کی تفسیر زیادہ بہتر طور پر کرنے کے سبب نظریہ کا درجہ حاصل کرے۔

اس لئے ہم مسلمانوں کو جو کہ قرآن مجید کو حقیقت مطلقہ اور منزل من اللہ سمجھتے ہیں، اس بات کی کوشش نہیں کرنا چاہیئے، کہ قرآن عظیم کے یقینی نصوص کو کسی غیر یقینی نظریہ (THEORY) پر محمول کریں جو آج مقبول ہے اور کل رد کیا جا سکتا ہے، اور یہ بات بھی واضح ہونا چاہیئے کہ ان سائنسی نظریات کی نوعیت ان ثابت شدہ حقائق سے مختلف ہے، جو تجربہ کے قابل ہیں، مثلاً دھاتوں (METALS) کا گرمی پا کر پھیلنا یا پانی کا بھاپ بننا، اور پھر ٹھنڈک پا کر منجمد ہو جانا وغیرہ، اور بقول ایک مسلم محقق کے، قرآن کے عام اشارات کو سائنس کے نت نئے اور بدلتے رہنے والے نظریات سے جوڑنا بھی جن کے بارے میں اوپر بیان کیا ہے، بلکہ انہیں سائنٹیفک حقائق (SCIENTIFIC FACTS) سے جوڑنا بھی (کیونکہ وہ مطلق نہیں ہوتے) اولاً منہاج کے اعتبار سے غلط — مزید برآں اس طریقۂ کار کے کئی پہلو اور بھی ہیں، جو قرآن کے مقام بلند سے کسی طرح مناسبت نہیں رکھتے۔

ایک مسلم نوجوان کو ان نظریات کو تو قبول کر لینا چاہیئے، جو قرآن کی بیان کردہ اس مجمل حقیقت کے خلاف نہ جاتے ہوں یعنی ہر اس نظریہ کو جو تجربات کے بعد مسلّم ہو جائے، اس کا انکار کر کے تفریط کا شکار نہیں ہونا چاہیئے لیکن اس میں بھی قرآنی حقائق کو کسی سائنسی نظریہ کے تابع نہیں کرنا چاہیئے، کیونکہ وحی اور رسالت جن حقائق کے لئے آئے ہیں ان کو سائنس کے ذریعے ثابت کرنے کی کوشش ایک بے جا کوشش ہے کیونکہ وہ حقائق سائنس کے دائرہ سے باہر ہے، اور بقول ایک مصنفؒ:

عہد حاضر کے بہت سے مفسرین نے تقریب ذہن کے لئے وحی کو سائنس کے ذریعہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، ہم اس طریقۂ استدلال کے سرے سے قائل ہی نہیں، اس لئے کہ سائنس کا ایک مخصوص میدان ہے، اور سائنس کے طریقے اس میدان کے لئے موزوں ہیں، سائنس کی دنیا الگ ہے، اور اس کے ذرائع تحقیق و تفتیش اسی دنیا کی مادی اشیاء کے لئے کارگر ہیں،

دوسرے یہ بھی کہ مشاہدہ اور تجربہ، دونوں وسائل اپنی نوعیت کے اعتبار سے جزئی ہیں، یہ نہ آخری ہیں، اور نہ اپنے نتائج کے اعتبار سے مطلق اس لئے کہ ان قوانین کے مابین ہم آہنگی کا راز قدرت کا وہی راز ہے، جو دوسرے جملہ قوانین میں ہم آہنگی پیدا کرتا ہے، یہ راز برابر پوشیدہ رہتا ہے، جزئی اور اضافی مشاہدہ اس تک نہیں پہنچ سکتا خواہ کتنا ہی زمانہ گزر جائے، یقیناً اس سیاق میں زمانہ فیصلہ کن عنصر نہیں ہے، یہ تو محض ایک حد کا نام ہے، جو انسان کے لئے مقرر کر دی گئی ہے تکوینی طور پر اور کائنات میں اپنے دور کے لحاظ سے یہ دور جزئی اور اضافی ہے،

اس زمین پر پوری نوع انسانی کو جو مدت وقت ملی ہے، وہ بھی اپنے دور کے لحاظ سے جزئی اور محدود ہے، اس طرح علم و معرفت کے تمام وسائل اور وہ تمام نتائج جن تک انسان ان وسائل کے ذریعے پہنچ سکتا ہے اس جزئی اور اضافی دائرہ میں محصور ہو کر رہ جاتے ہیں،

اس تمام بحث سے راقم الحروف کا یہ مطلب نہیں ہے، کہ مسلمان نوجوان سائنس کی تعلیم حاصل ہی نہ کریں، (جبکہ بندہ خود سائنس کا اور حقیقت کائنات کو پانے کا طالب علم ہے)،

نہیں بلکہ مسلمانوں کو تو سائنس کے علوم کو مغرب سے زیادہ حاصل کرنا چاہیئے، اور اس میں مہارت تامہ پیدا کرنا چاہیئے کیونکہ قرآن کا منزل و معطی آیات انفس و آفاق میں غور و خوض کی ترغیب دیتا ہے، بلحوائے آیت ۵۳ سورۃ حٰم السجدہ۔

اس اشارہ کا تقاضہ ہے، کہ سائنس آفاق و انفس میں اللہ کی جو نشانیاں دریافت کرے، ان پر ہم مسلسل غور و فکر کرتے رہیں، اور اپنے فکر میں قرآن کے معانی کو ان علمی انکشافات کے مطابق وسیع تر کرتے رہیں[1]

بلکہ مسلمان سائنسدانوں کو تو قرآنی حقائق بیان کر کے غیر مسلموں کو حقانیت اسلام کی دعوت دینا چاہیئے تاکہ لوگ جوق در جوق دین اسلام کو حق سمجھ کر اس میں داخل ہونا شروع ہو جائیں، اور

وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا

کا نظارہ ایک بار پھر زمانہ دیکھے۔

مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بشارت دی اور میں مسلمان ہو گیا

گمراہیوں کے اندھیرے جب تاریک ترین ہو جاتے ہیں تو ایک سوز تابناک سحر کا ظہور ہوتا ہے۔ اندھیرے پر اجالے کی اس فتح کو انقلاب کہا جاتا ہے۔ آج ہم ایک ایسے ہی انقلاب کی داستان خود اس کی زبان میں پیش کرنے جا رہے ہیں۔ جو نصف صدی تک عالم گمراہی کا بے تاج بادشاہ بنا رہا۔ ہندو جگت کی عالم گیر شہرت جس کا مقصد بنی رہی۔ دیوتاؤں کی طرح ایک آچاریہ اور مہنت کی حیثیت سے لوگوں کے ذریعہ پوجا جاتا رہا۔ بڑے بڑے سیاستدان، سرمایہ دار، راجے مہاراجے ان کی ایک نظر عنایت کے لئے ہاتھ جوڑے کھڑے رہتے تھے۔ بے پناہ دولت و شہرت جن کے گھر کی غلام تھی۔ بڑے بڑے لوگوں و [illegible] کا متفقہ طور پر یہ ماننا تھا کہ ہندو دھرم میں اتنا قابل گیانی دھیانی آدمی دوسرا نہیں ہے۔ وہ انسانی روپ میں بھگوان سمجھا جاتا تھا لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ جب کسی کو ہدایت کی دولت سے نوازنا چاہتے ہیں، تو وہ مذہب کی، ان پڑھ یا پڑھے لکھے کی، غریب و امیری کی، گورے و کالے کی کوئی تمیز نہیں کرتے۔ ان سب سے اوپر اٹھ کر نور ہدایت سے نوازتے ہوئے وراثتی ایمان والوں سے زیادہ ارفع و اعلیٰ بنا دیتے ہیں۔ اسی ہدایت، ہمت اور توکلت علی اللہ کے سہارے گمراہی کی دیواروں کو ڈھا دینے والے اس فاتح اعظم کا دل کی گہرائیوں سے استقبال کرتے ہوئے اور خوش آمدید کہتے ہوئے تاریکی سے روشنی تک کے سفر کی داستان سنانے کی درخواست کرتے ہیں۔ زیر نظر انٹرویو کے ذریعے

س: اظہار اسلام کے بعد آپ کیا محسوس کر رہے ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کا انتہائی کرم و احسان ہے کہ اس نے مجھے ایمان کی بیش بہا دولت سے نوازا ہے۔ میں اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت و کامیاب ترین شخص محسوس کرتا ہوں۔ گمراہی کی دنیا میں میں بھگوان تھا جبکہ اس روشن دنیا میں انسان ہونا نصیب ہوا ہے۔

س: آپ کا شکر کرنا بجا ہے کیونکہ یہ نعمت ہی اس قدر گراں قدر ہے کہ جتنا بھی ناز کیا جائے کم ہے۔ اب ذرا اپنا پرانا نام اور کام کے بارے میں بھی بتا دیں!

ج: میرا پرانا نام "مہنت ڈاکٹر نیتو تشنی سروپ جی مہاراج اما سین دھراچاریہ اور واستکی سیٹھ" تھا۔ میرا آبائی پیشہ مہنتیانی تھا۔ اسی سلسلے سے میرا ہندرابن میں بن کھنڈ آشرم کے نام سے بڑا آشرم، دوسرا بڑا آشرم بمبئی میں گمند میں تھا اور میرا ویلاسن میں انٹرنیشنل معیار کا تقریباً پچاس ایکڑ زمین پر زیر تعمیر آشرم تھا۔ بھٹکے ہوئے لوگوں کو پروچن (وعظ) سنانا اور چیلے بنانا وغیرہ روز کا معمول تھا۔

س: آپ کی تعلیم کا بھی بڑا شہرہ ہے کچھ اس پر بھی روشنی ڈالیں گے؟

گمراہی کی دنیا میں میں بھگوان تھا جبکہ اس روشن دنیا میں مجھے انسان ہونا نصیب ہوا

ج: ابتدائی تعلیم آشرم میں ہی ہوئی۔ الٰہ آباد یونیورسٹی سے اور جنلزم میں ایم اے کیا۔ گروکل کانگڑی سے آچاریہ کی ڈگری حاصل کی۔ آکسفورڈ یونیورسٹی انگلینڈ سے ڈی ڈی یعنی DOCTOR OF DIVINITY دنیا کے دس بڑے مذاہب میں اور دوسری پی ایچ ڈی اور جنلزم میں۔ اسی طرح ڈبل پی ایچ ڈی کے بعد پوپ پال ششم کی دعوت پر اٹلی چلا گیا۔ وہاں ویٹیکن میں عیسائیت قبول کرنے کے لئے مجھ پر بہت زور ڈالا گیا۔ مجھے سات مختلف موضوعات پر تقریر کرنے کے لئے کہا گیا جو میں نے اتنی عمدگی سے عیسائی بحث میں کیں کہ ان سے متاثر ہو کر "پوپ" نے مجھے وہاں کا ایک بڑا اعزاز OF .M. CAP سے نوازا کر وہاں کی شہریت بھی دے ڈالی لیکن عیسائیت میرے دل و دماغ کو کسی طرح بھی مطمئن نہیں کر رہی تھی۔ اس لئے میں بہتر کی تلاش میں وہاں سے چلا آیا۔ اور ہندوستان آ کر باقاعدہ تاج پوشی کے ساتھ گدی نشین ہو گیا۔

س: ایک بنیادی سوال کہ اس فنا ہونے والی دنیا میں آپ نے کس سلسلۂ نسب سے کہاں اور کب قدم رکھا؟

ج: ۲۰ فروری ۳۹ء کو پیدا ہوا۔ مقام ہندرابن ضلع متھرا (یوپی)، اور بابا نانک کے دیدی وتش سے سلسلۂ نسب ہے۔

س: وہ کون کون سی زبانیں ہیں جنہیں آپ آسانی سے پڑھ اور لکھ سکتے ہیں، ان میں خصوصی رغبت والی کون کون زبانیں ہیں؟

ج: لگ بھگ ۱۱ زبانوں کی مجھے معلومات ہیں جن میں انگریزی، سنسکرت، گریک، ہیبرو، ہندی، گورمکھ، پالی، گورمکھی، مراٹھی، گجراتی، اردو، عربی۔ ان میں ۷ زبانوں سے زیادہ لگاؤ رہا ہے جن میں عربی، سنسکرت، ہندی، اردو، گورمکھی

س: آپ ہندو خیالات کے بہت قریب رہے ہیں کیا آپ ایسا سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں سے خوفزدہ ہیں؟

ج: اس ملک کا ہندو سماج مسلمانوں سے نہیں گھبراتا۔ بلکہ وہ اپنے کمزور ایمانی کی وجہ سے زبردست خوبیوں والے مذہب "اسلام" سے گھبراتا ہے۔ اسلام کی یہ طاقت صرف مسلمانوں ہی کا زندہ ہے چونکہ اسلام رنگ، روپ، نسل، خاندان، ذات پات، زمین، دولت اور عہدوں کے ذہنی شکنجوں سے آدمی کو آزاد کر کے اسے اعلیٰ اور مستحکم روپ دیتا ہے۔ ایک اللہ کے سامنے

وہ ایک جانے کی دعوت دیتا ہے۔ اسی لئے ہندو اسلام کی طاقت سے گھبراتے ہیں۔ اسلام ہر آدمی کو ہر بندھن سے آزاد کرنا چاہتا ہے کیونکہ ہر واد ایک دیوار ہے۔ اور اسلام زندہ ہے۔

س: کیا آپ ایسا سمجھتے ہیں کہ اسلام کو ختم کئے جانے کا کسی ملک سے خطرہ ہے؟

ج: اسلام ابدی اور مستحکم ہے۔ اسے دنیا کی کوئی طاقت نہ توڑ سکتی ہے۔ اور نہ مٹا سکتی ہے۔ وہ کمزور ایمان رکھنے والے مسلمانوں کی زندگی سے غائب ضرور ہو سکتا ہے لیکن روئے زمین پر جب تک ایک بھی مسلمان کی زندگی کی گہرائیوں میں صبر و شکر کی سپرٹ کے ساتھ ہجرت اور نصرت کی روح جڑ پکڑے ہوئے ہے، وہ پھیلتا پھولتا اور پھلتا ہی رہے گا۔

س: کیا قبول اسلام سے قبل بھی کبھی آپ نے اسلام کی عظمت کا اعتراف کیا ہے؟

ج: چونکہ میں نے دنیا کے دس بڑے مذاہب کو ان کی اصل صورت میں پڑھ رکھا تھا اس لئے مجھے حق گوئی میں کبھی تامل نہیں ہوتا تھا میرے ہم عصروں میں ہندو دنیا کے بڑے بڑے جگت گرو، شنکراچاریہ، رام گوپال شال والے پوری کے شنکراچاریہ مہا منڈلیشور سوامی اکھنڈا نند جی گرو گولوالکر بابا صاحب دیش مکھ، بال ٹھاکرے، اٹل بہاری باجپائی، نانا صاحب رنگنا، ونوبا بھاوے وغیرہ رہے ہیں۔ اچاریہ ونوبا بھاوے مجھ پر بہت مہربان رہتے تھے۔ ۱۹۸۱ء کے شروع میں ان کے آشرم پرم دھام میں مجھے خاص طور پر تقاریر کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ کئی لوگوں کے علاوہ اس وقت وہاں دادا دھرم ادھیکاری مرکزی وزیر سیتا رام کیسری اور ونوبا جی موجود تھے۔ بات چیت کے دوران دادا دھرم ادھیکاری نے اچانک محبت سے ایک سنجیدہ سوال پوچھ ڈالا: "سوامی جی آپ نے دنیا کے تمام دھرموں کو پڑھا ہے آپ کو انسان کے لئے سب سے بہتر کون سا لگا؟" میں نے جواب دیا "اسلام" وہ بولے۔ لیکن اسلام تو آزاد کرتا ہے۔ اور جو پہلے سے آزاد ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باندھ دیتا ہے۔ اسی دھرتی پہ آدمی کو ایک عرصہ سے بندھے ہوئے دھرم کی ضرورت ہے جو اسے دنیا میں اچھی طرح باندھ کر پرلوک میں کھول دے۔ اور ایسا دھرم میری رائے میں صرف اسلام ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا ہو ہی نہیں سکتا۔

س: اب اس کے ساتھ اپنی زندگی میں اظہار اسلام کی وجوہات بھی بتا دیں، کہ کس جذبہ یا واقعہ سے متاثر ہو کر آپ نے اسلام قبول کیا؟

ج: یہ میری برسوں کی پیاس اور جستجو تھی۔ جو ایک عظیم واقعہ کی صورت میں مکمل ہوئی۔ یہ جنوری ۱۹۸۵ء کی بات ہے جب ایک رات مجھے خواب ہوا، کہ ایک بڑی بھیڑ میرا پیچھا کر رہی ہے میں دوڑتا تو وہ بھی دوڑتی، میں ٹھہرتا تو وہ بھی ٹھہر جاتی۔ اچانک مجھے ٹھوکر لگی۔ اور میں ہاتھوں کے بل زمین پر گر گیا۔ ایک لمحہ بعد ہی دو نوجوان ہاتھوں نے سہارا دے کر مجھے کھڑا کیا۔ کھڑا ہو کر میں اس جگمگاتے روشن چہرے کو ایک ٹک دیکھتا جا رہا تھا۔ لیکن میں پہچان نہیں پا رہا تھا۔ پاس ہی کھڑے ایک صاحب نے فرمایا کہ آپ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کلمہ پڑھو۔ آپ ﷺ میرے سینے کو اپنے دست مبارک میں لے کر جیسے جیسے فرماتے گئے میں پڑھتا گیا۔ اس طرح کلمہ طیبہ پورا ہوا پھر آپ نے مجھے سینے سے لگایا۔ اور حکم دیا کہ اب اس ملک کو کلمہ پڑھاؤ۔ یہ خواب کتنی دیر تک رہا۔ مجھے کچھ یاد نہیں رہا لیکن جب آنکھ کھلی۔ تو اس وقت رات کے تین بج رہے تھے اسی طرح کا خواب اسی رات اور اسی وقت میں میری اہلیہ کو بھی ہوا۔ اس اتفاق اور انعام پر ہم لوگ فرط و انبساط سے تھرا اٹھے روح کے تار جھنجھنا اٹھے۔ اور اپنے آپ کو ہم محمدی کا مسلمان سمجھنے لگے اور اسی روز سے خواہش زور پکڑنے لگی کہ اس صدی کو اصل حالت میں جلد از جلد اس دھرتی پر دیکھ لیں۔ اس خوشگوار خواب نے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ جلد ہی کوئی بڑا انقلاب اس دھرتی پر آنے والا ہے۔ اسی روز سے ہم کوششوں میں جٹ گئے کہ کس طرح باقاعدہ کلمہ پڑھا جائے۔ اسی تگ و دو میں ملکوں گھومتے رہے۔ اور مسلمانوں سے ربط ضبط بڑھتا گیا۔ چھپ چھپ کر نمازیں و دیگر عبادات چلتی رہیں۔ آخر قسمت نے علماء کے شہر بھوپال پہنچا کر ۱۰ مئی ۸۶ء کو رمضان المبارک کے چاند کے ساتھ ہی ہم یعنی میں، میری اہلیہ اور میری جواں سال بیٹی اس مبارک مذہب اسلام میں داخل ہوگئے یعنی اپنی فطرت پر آگئے برسوں کے بعد ہم اجالے میں اطمینان کا سانس لے سکے۔ اور سکون کی نیند سو سکے۔

س: آپ کے اسلامی نام کیا تجویز کئے گئے کیا آپ ان پر مطمئن ہیں؟

ج: میرا نام محمد اسلام الحق، اہلیہ کا "خدیجہ بیگم" اور بیٹی کا "عائشہ حق" رکھا گیا۔ میں نہیں سوچ سکتا تھا کہ اتنے بہتر نام ہمارا مقدر بن سکتے تھے۔

س: اسلام تلوار سے اور زور زبردستی سے پھیلا ہے۔ یہ عام ہندوؤں کا ذہن ہے۔ آپکا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

ج: اس کا جیتا جاگتا ثبوت میں خود ہوں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ عام بلکہ خاص ہندو بھی اسی خیال پر جما ہوا ہے۔ آج قبول اسلام کے بعد میرے پاس کئی بڑے بڑے ہندوؤں کے خیالات خطوط اور رسائل کی شکل میں آ رہے ہیں اور میں ان کی ہی زبان میں جواب دے رہا ہوں کہ کاش مسلمانوں نے کبھی ایسی کوشش کی ہوتی۔

س: آپ نے بہت سے مذاہب کا مطالعہ کیا ہے

اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا، اس کا جیتا جاگتا ثبوت میں خود ہوں

اسلام ابدی اور مستحکم ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت نہ توڑ سکتی ہے اور نہ مٹا سکتی ہے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (القرآن)

جو اسلام سے پرانے ہیں۔ ان میں کہیں اللہ، قرآن، محمدؐ یا اسلام کا کوئی ذکر ملتا ہے؟

ج:۔ برھما زم وجین ازم کو چھوڑ کر باقی سب ہی دھرم گرنتھوں میں اللہ، محمدؐ یا احمدؐ نام ملتے ہیں۔ ویدوں میں تو بہت واضح ہے جیسے چاروں ویدوں میں پہلا رگ وید ہے جس کی پہلی رچا میں بھی "الا" لفظ آیا ہے جو آگے چل کر لفظ اللہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح محمدؐ کے لئے "محمد" اور احمدؐ کے لئے آحسمد نام آتے ہیں قرآن کے لئے رگ وید میں "کُر" دھاتو کا استعمال ہوا ہے۔

س:۔ ہم نے جب سے کلمہ پڑھا آپ کا
آپ میرے ہو گئے میں ہوا آپ کا:
مختلف رنگ میں مختلف روپ میں
ساری دنیا سے مختلف سلسلہ آپ کا
کوئی کچھ بھی کہے میرا ایمان ہے یہ:
وہ خدا کا ہوا، جو ہوا آپ کا ::
اس سے پہلے کسی کی بھی چاہت نہ تھی
اس کو پا کر کسی کی تمنا نہ تھی
عشق کی ابتداء بھی اسی سے ہوئی
اور وہ عشق کی انتہا ہو گیا۔

ہندو سماج مسلمانوں سے نہیں گھبراتا بلکہ اپنے کمزور ایمانی کیوجہ سے زبردست خوبیوں والے مذہب اسلام سے گھبراتا ہے!

س:۔ آپ لاکھوں کی دولت وعیش و عشرت چھوڑ کر آئے ہیں، تو آپ اس وقت خوش تھے یا آج؟ اور آپ کا اب ذریعۂ معاش کیا ہے؟

ج:۔ میرے پاس اگر ساری دنیا کی سلطنت بھی ہوتی تو میں اس کو بھی چھوڑ دیتا۔ اس نعمت عظمیٰ کی خاطر۔ اس کو پا کر میں جتنا خوش و مطمئن ہوں، وہ ہفت اقلیم کی دولت پا کر بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ میں آیورویدک طریقہ علاج کا ڈاکٹر ہوں۔ اس میں PARAMYCRO سسٹم سے میں لاعلاج امراض کا اللہ کے فضل و کرم سے شرطیہ علاج کرتا ہوں۔ بیشتر کینسر اور دوسرے موذی امراض کے مریض اس سے شفاء پا چکے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ عزت سے دال روٹی کا سہارا ہو جاتا ہے۔

س:۔ سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اب آپ کے کیا خیالات ہیں؟

ج:۔ مجھے اللہ کی پہچان ذرا بھی نہیں، صدقہ ذات مصطفےٰؐ کہ جنہوں نے مجھے رب ذوالجلال کی پہچان کرا دی۔ آپ مالک دو جہاں کی مرضی ہیں جو انسانی چولا پہن کر ہمارے درمیان پہنچا دی گئی۔

س:۔ آپ عالمی مسلمانوں کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

ج:۔ اس سوال کے جواب میں انجیل سے ایک مثال پیش خدمت کرنا چاہوں گا "ایک بار جمع جماعت کی عبادت سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام گلیل کی جھیل پر پانی پر چل کر ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی طرف تشریف لے جا رہے تھے جہاں آپ کے حواریین آپ کے منتظر تھے۔ انہوں نے ربی کو پانی پر چلتے دیکھا، حیرانی سے پوچھا کہ آپ پانی پر چل رہے ہیں کیا آپ لوگ بھی اسی طرح پانی پر چل سکتے ہیں؟ حضرت عیسیٰؑ نے کہا ضرور چل سکتے ہو لیکن شرط یہ ہے کہ میری طرف ہی دیکھتے رہنا اگر ذرا بھی نظر ہٹاؤ گے تو پانی میں ڈوب جاؤ گے۔ حواریین نے ان کی نظروں میں نظریں ڈال کر اپنے قدم پانی پر رکھ دیئے جب کچھ دور پہنچے تو دل میں شک پیدا ہوا کہ درحقیقت پانی پر ہی چل رہے ہیں یا زمین پر، یہ یقین کرنے کے لئے جیسے ہی نظریں ہٹا کر نیچے دیکھا، تو غرق ہو کے پانی میں ڈوب گئے"

عالم اسلام کے مسلمانوں سے میری یہی گزارش ہے کہ اس دریائے دنیا پر چل کر دنیا سے پار ہونے کی جو شرط ہمارے پیغمبر حضرت محمدؐ نے بتائی تھی کہ ہمیشہ ٹکٹکی لگائے میری طرف ہی دیکھتے رہنا۔ اگر ذرا بھی نظریں ہٹیں، تو دنیا کے سمندر میں ایسے غرق ہو جاؤ گے کہ ڈھونڈنے پر بھی وجود کا کہیں پتہ نہیں چلے گا۔ ابھی بھی وقت ہے۔ اپنے آپ کو سنبھال لیں نظروں کو صحیح مرکز پر مرکوز کر دیں انشاء اللہ ہر مقام پر فتح کامرانی ملے گی۔

س:۔ آپ کی نظر میں مسلمان کیسا ہونا چاہئیے یا اس کی کیا تعریف ہو سکتی ہے؟

ج:۔ سرکار دو جہاں حضرت محمدؐ سے بہتر مسلمان کی تعریف کون بتا سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ مسلمان کی مثال سونے کے اس ٹکڑے کی طرح ہے جو تپ کر کندن ہو گیا ہو۔ جس کے نہ اندر میل رہتا ہے اور نہ باہر۔ اسے پھر کہیں بھی رکھ دیا جائے اس کی چمک ختم نہیں ہوگی۔

دوسری جگہ فرمایا ہے کہ مسلمان کی مثال شہد کی مکھی کی مانند ہے جو خوب صورت اور مہکتے پھولوں پر جا کر ہی بیٹھتی ہے۔ گندگی پر نہیں۔ گلوں سے رس حاصل کر کے شہد بناتی ہے۔ زہر نہیں بناتی۔ اور وہ بھی اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے جس سے انسان پرندوں اور جانوروں تک کو فیض پہنچتا ہے وہ اسے کھا کر صحت مند اور سیر ہوتے ہیں۔ شہد کی مکھی گلوں سے رس لینے کے لئے میلوں تک چلی جاتی ہے۔ وہ جس شاخ پر بیٹھتی ہے اسے نقصان نہیں پہنچاتی۔ مسلمان کی ایک مثال یہ بیان فرمائی ہے کہ مسلمان وہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہے۔

س:۔ اب ایک آخری سوال اس پیچیدہ صدی کو

باقی صفحہ ۳۰ پر

میں مومن نہاد تحریک شروع کرنیکا ارادہ رکھتا ہوں

برصغیر کا شہرہ آفاق تاریخی مقدمہ

مقدمہ مرزائیہ بہاول پور اور علماء ہند کے بیانات

تحریر: محمد باقر جامی۔ بہاولپور

حضور اکرم ؐ کے زمانے سے لے کر اب تک مسلمانوں میں کتنے نبوت کے جھوٹے دعویدار پیدا ہوئے انہوں نے لوگوں سے اپنی نبوت کا دعویٰ منوانے کے لئے خوب کذب وافتراء سے کام لیا اور اپنی خود ساختہ باتوں کو اللہ کی طرف منسوب کرکے انہیں کشف، وحی اور الہام کا نام دیا اور کتاب وسنت کی ان نصوص صریحہ کو جو نئی نبوت کا فتنہ کھڑا کرنے والوں کا راستہ روکے ہوئے تھیں غلط تاویلوں سے مٹانے کی بھرپور کوششیں کیں مگر ختم نبوت کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول ؐ کے ارشادات اتنے صاف اور واضح تھے کہ ان کے سامنے ان کی دجل وتلبیس کا جادو نہ چل سکا ان آخر تلبیس میں قادیان ضلع گورداسپور کا مرزا غلام احمد قادیانی بھی تھا۔ جسے انگریز نے اس کی خاندانی ذمہ داریوں کے صلہ میں عین اس وقت جب کہ مسلمان انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی لڑ رہے تھے اس کام پر مامور کیا کہ وہ تحریر وتقریر سے مسلمانوں میں جہاد آزادی کا جذبہ سرد کرے اور نئی نبوت کا فتنہ کھڑا کرکے ان میں افتراق وانتشار کی ایسی راہیں کھول دے جو کبھی نہ بند ہو سکے چنانچہ اپنے آقاؤں کی ہدایت کے مطابق مرزا غلام احمد پہلے مبلغ اسلام بن کر سامنے آیا۔ پھر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا پھر مثیل مسیح، مسیح موعود، ظل وبروز اور اس کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا یہ سارا کام اس نے بتدریج کئی سالوں میں کیا۔ تاکہ لوگوں کا ذہن آہستہ آہستہ میرے حق میں بنتا جائے۔ اور وہ ایک دم میرے خلاف نہ ہو جائیں اس نے انگریزی اقتدار کا سہارا لے کر نہ صرف اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا بلکہ انبیاء علیہم السلام اہل بیت اور صحابہ کرام ؓ کی خوب توہین وتذلیل کی علمائے کرام نے ابتداء ہی میں اس کی تحریروں کے اس ادعائے نبوت کی بو سونگھ لی تھی۔ اس لئے وہ فوراً اس فتنہ عظیم کے استیصال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور تحریر وتقریر سے مرزا کے دجل وفریب کا پردہ چاک کرکے اس کے عقائد ونظریات پر کفر وارتداد کی مہریں ثبت کیں۔ یہ مقدمہ مرزائیہ بہاولپور بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک پیروکار عبدالرزاق کو عدالت نے کافر قرار دے کر مسماۃ منکوحہ غلام عائشہ سے اس کا نکاح فسخ کرایا تھا۔

بہاولپور کے اس تاریخی مقدمہ کی ابتداء یوں ہوئی کہ مدعیہ کے والد مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم جو کہ ڈیرہ غازی خان کے رہنے والے تھے۔ اپنی سکونت ترک کرکے ریاست بہاولپور کی تحصیل احمد پور شرقیہ کے علاقہ مہند میں آباد ہوئے اور اپنی لڑکی کا نکاح جو کہ ان کی پہلی بیوی سے تھی اپنے سالے عبدالرزاق سے کر دیا۔ عبدالرزاق سب ڈویژن انہار میسی میں گیج ریڈر تھا۔ جو مرزائی مبلغوں کی تبلیغ سے متاثر ہو کر قادیانی ہو گیا۔ اور ہر ایک سامنے اس کا اظہار کرتا رہا کچھ عرصہ بعد اس نے اپنے بہنوئی مولوی الٰہی بخش سے اپنی منکوحہ کی رخصتی کے لئے کہا تو انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تم اسلام چھوڑ کر قادیانیت قبول کر چکے ہو اس لئے تمہارا نکاح فسخ ہو چکا ہے اب لڑکی کی رخصتی کا سوال ہی پیدا نہیں یہ جواب سن کر عبدالرزاق بگڑ گیا اور دونوں کے تعلقات کشیدہ ہو گئے آخر کار مولوی الٰہی بخش صاحب نے اپنی لڑکی کے مختار کی حیثیت سے ۲۴ جولائی ۱۹۲۶ء کو عبدالرزاق کے خلاف احمد پور شرقیہ کی عدالت میں یہ دعویٰ دائر کیا کہ میری لڑکی دو سال سے بالغ ہے اس کا ناکح عبدالرزاق بوجہ ارتداد اب اس کا شوہر نہیں رہا اس لئے بموجب احکام شرعی تفریق بین الزوجین کے احکامات صادر کئے جائیں مدعا علیہ نے جواب دعویٰ کہا کہ احمدیت اسلام سے الگ کوئی مذہب نہیں ہے اس لئے احمدیت قبول کرنے سے نہ اسلام سے نکل جاتا ہے اور نہ اس کا اپنی منکوحہ سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اس لئے میرا نکاح فسخ نہیں ہوا۔

چنانچہ یہ مقدمہ عدالت ہذا سے ۲۱ نومبر ۱۹۲۶ء کو اس لئے خارج کر دیا گیا کہ عدالت عالیہ چیف کورٹ بہاولپور نے اسی نوعیت کے ایک مقدمے میں جس کا عنوان جندوڈی بنام کریم بخش تھا باتباع عدالت ہائے عالیہ مدراس پٹنہ وپنجاب نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ احمدی مسلمانوں کا ایک فرقہ ہیں اور نہ احمدیت اسلام سے الگ کوئی مذہب ہے اس لئے احمدیت قبول کرنے سے کسی سنی عورت کا نکاح اس کے مرزائی شوہر سے نہیں ٹوٹتا۔

عدالت ہذا کا یہ حکم بر طبق اپیل عدالت عالیہ چیف کورٹ سے بحال رہا لیکن اپیل ثانی پر عدالت معلّیٰ نے اجلاس خاص سے یہ قرار دیا کہ عدالت ہذا سے فریقین کے پیش کردہ اسناد پر بحث کئے بغیر مدعیہ کا دعویٰ خارج کر دیا گیا ہے اور چیف کورٹ کے ججوں نے اپنے فیصلے میں یہ تسلیم کیا ہے کہ پٹنہ اور پنجاب کے مقدمات اس پر حاوی نہیں ہو سکتے کیونکہ ان میں غیر متعلق سوال زیر بحث رہے ہیں البتہ مدراس ہائی کورٹ کا فیصلہ مندرجہ ۷۰۔ انڈین کیسز نمبر ۲ میں سوال زیر بحث یہی تھا کہ آیا احمدی ہونے سے ارتداد واقع ہوتا ہے یا نہیں لیکن ہم نے اس فیصلے کا بنظر مطالعہ کیا ہے۔ اس لئے چیف کورٹ کے فاضل ججوں کی رائے سے یہ اختلاف کرتے ہیں کیونکہ مدراس ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے خود اپنے فیصلے میں یہ تسلیم کیا ہے کہ ان کے پاس کوئی خاص سند اس بات کی پیش نہیں کی گئی کہ فلاں فلاں اسلام کے بنیادی اصول ہیں اور ان سے اس حد تک اختلاف کرنے سے ارتداد واقع ہوتا ہے اس فیصلے میں فاضل جج یہ بھی تسلیم کرتے

ہیں کہ اس سوال کا کہ آیا قادیانی عقائد سے ارتداد واقع ہوتا ہے یا نہ علمائے دین ہی بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں اس لئے ہماری رائے میں فاضل جج صاحبان ہائی کورٹ کا فیصلہ سوال زیر بحث پر قطعی نہیں ہے اور ہمیں مقدمہ ہذا میں اس کی پیروی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس قرار داد کے بعد اس ہدایت کے ساتھ یہ مقدمہ واپس ہوا کہ گو مولانا غلام محمد صاحب شیخ الجامعہ صاحب کے بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا قادیانی عقائد کے مطابق یہ ایمان ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی آیا ہے اور اس پر وحی نازل ہوتی ہے تو ایسا شخص چونکہ ختم نبوت کا منکر ہے اور ختم نبوت کی ضروریات میں سے ہے لہٰذا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے لیکن ہم اس مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لئے شیخ الجامعہ کی رائے کو کافی نہیں سمجھتے جب تک ہندوستان کے بڑے بڑے علمائے کرام اس رائے سے پورا اتفاق نہ رکھتے ہوں اس لئے یہ مقدمہ مزید تحقیقات کا محتاج ہے اور مدعا علیہ کو بھی موقع دینا چاہیے کہ وہ شیخ الجامعہ صاحب کے بالمقابل اپنے دلائل پیش کرے چنانچہ شیخ الجامعہ صاحبؒ نے متعدد ہندوستان کے نامور علماء کو اس مضمون کے خطوط ارسال کئے کہ بہاولپور کی عدالت میں ایک مسلمان لڑکی کی جانب سے اپنے شوہر کے خلاف فسخ نکاح کا مقدمہ چل رہا ہے عدالت نے حکم دیا ہے کہ دونوں فریق اپنے اپنے علماء کو بلائیں تاکہ وہ عدالت میں پیش ہو کر اپنے موقف کو دلائل و شواہد سے ثابت کریں تاکہ ان شواہد کی روشنی میں مقدمہ کا فیصلہ کیا جا سکے اس لئے آپ بہاولپور آ کر مدعیہ کی طرف سے اپنی شہادتیں قلمبند کرائیں چنانچہ آپ کی دعوت پر امام العصر محدث عالم حضرت سید محمد انور شاہ صاحب، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ، مولانا محمد حسین صاحب کولوتارڑوی، مولانا نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج، مولانا محمد مفتی محمد شفیع صاحب بہاولپور آئے اور عدالت عالیہ میں بطور گواہ پیش ہوئے مدعا علیہ نے بھی مرزائی مبلغوں کو بلایا چنانچہ مدعا علیہ کی طرف سے جلال الدین شمس اور غلام احمد مجاہد پیش ہوئے جلال الدین شمس [illegible] اور منجھے ہوئے مبلغ تھے کافی عرصہ یورپ میں قادیانی مشن کی سے

طرف سے تبلیغ کرتے رہے تھے غلام احمد مجاہد بھی بڑے تیز آدمی تھے چنانچہ یہ مقدمہ اپیل کے آخری مراحل طے کرتا ہوا ۱۹۳۲ میں دربار معلّٰی سے ڈسٹرکٹ جج صاحب کی عدالت میں منتقل ہوا اس تاریخی مقدمہ کی کارروائی سننے کے لئے پنجاب، سندھ، بلوچستان اور یوپی کے مختلف اضلاع سے ہزاروں مسلمان آئے

ڈسٹرکٹ جج صاحب کی عدالت میں سب سے پہلا بیان جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا غلام محمد صاحبؒ گھوٹوی کا ۲۱ جون ۱۹۳۲ء کو ہوا اور یہ بیان مسلسل چار گھنٹے تک جاری رہا۔ یہ بیان درحقیقت اس بیان کا خلاصہ تھا جو آپ نے دربار معلّٰی میں پولیٹیکل منسٹر صاحب اور ان کی کابینہ کے سامنے دیا تھا حضرت کا یہ بیان بڑا صاف واضح اور دلنشین تھا۔ اس میں انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کو اسلام کے بنیادی اصولوں میں شامل کیا ہے اور اس کے انکار کو کفر و ارتداد قرار دیا ہے پھر متعدد قرآنی آیات پیش کر کے ان کی تفسیر و تشریح میں حضورؐ کی ختم نبوت کو بڑے حکیمانہ اسلوب میں بیان کیا ہے پھر احادیث رسولؐ سے حضور اکرمؐ کی خاتمیت کو ثابت کیا ہے آخر میں اکابر امت کے اقوال نقل کر کے بڑی صراحت سے یہ بتایا ہے کہ ختم نبوت امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے ابتدائے اسلام سے لے کر اب تک مسلمانوں میں کبھی اس پر اختلاف نہیں ہوا۔

دوسرا بیان حضرت مولانا ابو القاسم محمد حسین کولوتارڑوی کا ہے۔ جو ۱۲ جون ۱۹۲۲ء کو ڈسٹرکٹ جج صاحب کی عدالت میں ہوا یہ بیان بھی ختم نبوت کے موضوع پر ایک دستاویزی حیثیت رکھتا ہے۔

تیسرا بیان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا جو عدالت میں ۲۱ اگست کو ہوا یہ بیان صبح ۹ بجے سے گیارہ بجے تک رہا۔ ۱۱ بجے کے بعد مختار مدعا علیہ نے جرح کی جو تقریباً گیارہ بجے ختم ہوئی مفتی صاحب کا یہ بیان بڑا ایمان افروز اور ان کی وسعت معلومات کا آئینہ دار ہے۔

چوتھا بیان مناظر اسلام حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری کا ہے جو ۲۲ اگست کو شروع ہو کر ۲۵ اگست کو ختم ہوا۔ یہ بیان بڑا مفصل اور دلائل و براہین سے آراستہ ہے۔

پانچواں بیان امام العصر محدث عالم حضرت علامہ سید محمد انور شاہ صاحب کا ہے۔ جو ۲۵ اگست ۱۹۳۲ء کو شروع ہوا اور مسلسل پانچ دن جاری رہا شاہ صاحب ضعف اور علالت کے باوجود روزانہ پانچ پانچ گھنٹے کا بیان دیتے۔ آپ نے اپنے معرکۃ الآراء بیان میں، ایمان، کفر، الحاد، زندقہ، نفاق، ارتداد، کشف، وحی، الہام کی الگ الگ تعریفیں کیں، پھر احادیث متواترہ پر گفتگو کرتے ہوئے تواتر اور اس کی اقسام تواتر اسنادی، تواتر طبقہ، تواتر قدر مشترک اور تواتر توارث کی پوری تشریح کی اور مثالیں دے کر بتایا کہ جو تواتر کی ایک قسم کا انکار کرے وہ کافر ہے مرزا نے تواتر کی تمام اقسام کا انکار کیا ہے۔ اس لئے وہ بدرجہ اولیٰ کافر ہے شاہ صاحب کا بیان سن کر لوگ آپ کے علمی تبحر، زور استدلال اور وسعت معلومات کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔

چھٹا بیان حضرت مولانا نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج کا ہے جو ۳۰، ۳۱ اگست کو ڈسٹرکٹ جج صاحب کی عدالت میں ہوا مولانا نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر و ارتداد کو نصوص قطعیہ سے ثابت کرتے ہوئے فرمایا جو شخص مرزا قادیانی کے عقائد و نظریات کو صحیح سمجھتے ہوئے اس کے ادعائے ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ کافر اور مرتد ہے اس کا نکاح اپنی مسلمان منکوحہ سے فسخ ہو جائے گا۔

بیانات کا یہ مجموعہ ۳۰ء میں پہلی مرتبہ "بیانات علمائے ربانی بر ارتداد فرقہ قادیانی" کے نام سے دار الاشاعت بہاولپور سے شائع ہوا۔ اس کی اشاعت کے لئے اچھی خاصی رقم

کی ضرورت تھی، مجلس احرار اسلام، مجلس علمی ڈابھیل، انجمن مؤید الاسلام اور انجمن حزب اللہ نے مقدمہ کے مصارف کے لئے جو رقم اکٹھی کر کے دی تھی وہ اتنی قلیل تھی کہ اس سے اتنے ضخیم مواد کی اشاعت ممکن نہ تھی مگر اس بے بضاعتی کے باوجود مسلمانوں کے اشتیاق کو دیکھ کر مقدمے کی کارروائی اور بیانات جلدی میں شائع کر دیئے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب کتاب چھپ کر سامنے آئی تو اس میں بے شمار غلطیاں تھیں۔ جن کی تصحیح ممکن نہ تھی۔ حالانکہ یہ قیمتی مواد اس لائق تھا کہ اسے عمدہ کاغذ پر معیاری کتابت کے ساتھ شائع کیا جاتا۔ مگر سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے مجبوراً عام کاغذ پہ شائع کرنا پڑا اب تقریباً ۵۰ سال کے بعد یہ کتاب دوبارہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پہ آچکی ہے اس کی اشاعت کے تمام مصارف ختم نبوت کے ایک مجاہد حافظ محمد خالد لطیف نے اپنی طرف سے ادا کئے ہیں حافظ صاحب بہاولپور کے ایک علمی خانوادے کے فرد ہیں۔ اور مسئلہ ختم نبوت سے خاص شغف رکھتے ہیں۔ جب تحریک ختم نبوت زوروں پہ تھی اور ہزاروں مسلمان ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لیے "ختم نبوت زندہ باد" کے نعرے لگا لگا کر گرفتار ہو رہے تھے لاہور میں کرفیو کے باوجود شمع رسالت کے پروانے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے تھے اس حافظ قرآن نے جس کے ہاتھ میں نہ کسی کالج کی سند فراغت تھی اور نہ کسی دارالعلوم کی دستار فضیلت زیب سر تھی، جامع مسجد کے عظیم الشان جلسوں میں دو ایسی تقریریں کیں کہ پورے مجمع کو چونکا دیا وہ اسٹیج پہ پہلی مرتبہ آئے کے باوجود ایسی روانی اور لطیفے اور خود اعتمادی سے بولے کہ بڑے بڑے مقرر اور خطیب اس کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے اس کی جذبات انگیز تقریروں کا یا اثر ہوا کہ حکومت نے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا یہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے اس گرانقدر کتاب کو ہزاروں روپے صرف کر کے چھپوایا ہے ان کی اس دینی خدمت کی بدولت آج ہم اپنے اکابر کے وہ تاریخی بیانات پڑھ رہے ہیں۔ جو تقریباً نصف صدی سے ہماری نگاہوں سے اوجھل تھے۔

اس مجموعہ میں متعدد ہندوستان و عرب کے ممالک کے بڑے بڑے علماء اور مفتیوں کے فتوے بھی شامل ہیں جن میں انہوں نے مرزا کے عقائد و اقوال کی روشنی میں اس کا کفر و ارتداد ثابت کیا ہے۔

علمائے کرام کے بیانات کا یہ مجموعہ اپنی چند خصوصیات کی وجہ سے ختم نبوت کے موضوع پر لکھی گئی بڑی بڑی ضخیم کتابوں پر بھاری ہے اس میں ختم نبوت کے تمام اہم پہلوؤں پر کتاب و سنت اور اقوال سلف کی روشنی میں نہایت مدلل گفتگو کی گئی ہے اور مرزا کے ان اقوال سے جن میں اس نے اسلام کی بنیادی باتوں کا انکار کیا ہے اور انبیائے کرام وصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توہین و تذلیل کی ہے اس کا اور اس کے ماننے والوں کا کفر و ارتداد ثابت کیا گیا ہے علاوہ ازیں مختاران مدعا علیہ کے اُن اہم سوالوں کے مدلل جوابات دیئے گئے ہیں جو انہوں نے جرح کے دوران مدعیہ کے گواہوں پہ کئے تھے۔ مدعا علیہ کے مختار مدعیہ کے گواہوں پر جرح کے دوران اپنے روایتی دجل و تلبیس سے بھی کام لیتے رہے مثلاً مدعا علیہ کے مختاروں نے چند ایسی کتابوں کے حوالے بھی پیش کئے جو مدعیہ کے گواہوں کے پاس نہیں تھے۔ اُن کی اس بات سے فائدہ اٹھاتے وقت انہوں نے حوالہ دیتے وقت وہ الفاظ عمداً چھوڑ دیئے جو اُن کے خلاف پڑتے تھے۔ چنانچہ ایک دن شاہ صاحب کے بیان پہ جرح کرتے ہوئے مختار مدعا علیہ نے کہا کہ آپ نے تواتر معنوی کے منکر کو کافر قرار دیا ہے حالانکہ امام رازیؒ نے تواتر معنوی کا انکار کیا ہے تو ملا بحر العلوم فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں اس کا تفصیل سے ذکر کیا ہے اس پر حضرت شاہ صاحب قبلہؒ نے فرمایا جج صاحب فواتح الرحموت اس وقت میرے پاس نہیں ہے آج سے تیس سال پہلے میں نے یہ کتاب پڑھی تھی مجھے اچھی طرح یاد ہے اس میں یہ نہیں ہے کہ امام رازیؒ نے تواتر معنوی کا انکار کیا ہے بلکہ یہ ہے کہ امام رازیؒ کے نزدیک حدیث **لَا تَجْتَمِعُ أُمَّتِي عَلَى الضَّلَالَةِ** تواتر معنوی کو نہیں پہنچی یہ سن کر جلال الدین شمس گیا شاہ صاحب نے اس کے ہاتھ سے کتاب چھین کر عبارت سنائی تو اس کا مطلب وہی تھا جو انہوں نے بیان کیا تھا۔

بعض اوقات مدعا علیہ کے مختار جرح کے دوران ضعیف اور موضوع روایات بھی پڑھ کر سنا دیتے یا سلف میں سے کسی کا مشہور قول لے کر رواۃ حدیث سے جوڑ دیتے اب مدعیہ کے گواہوں کے لئے یہ مشکل تھی کہ وہ فریق ثانی کی پیش کردہ روات کے بارہ میں بلا تحقیق کچھ نہیں کر سکتے تھے کہ وہ حدیث ہے یا سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہے تو کس درجے کی ہے اور اقسام حدیث میں سے کس قسم کا اس پر اطلاق ہوتا ہے پھر یہ حدیث صحاح ستہ میں ہے یا معاجیم و مسانید اور مستدرکات کی کس کتاب میں ہے اور صاحب کتاب نے اسے کس باب کے تحت درج کیا ہے اب پورے ذخیرہ احادیث پر نظر ڈال کر ان باتوں کا جواب دینا ہر ایک کے بس کی بات نہیں تھی اس لیے جب مدعا علیہ کے مختار کوئی شاذ و منکر یا موضوع روایت پیش کرتے جس کے بارے میں کچھ علم نہ ہوتا تو شیخ الجامعہ صاحب اور مولانا محمد صادق نعمانی صاحب شاہ صاحب کے پاس اُن کی قیام گاہ پر جا کر اس روایت کے بارے پوچھتے تو وہ تھوڑے سے تامل کے بعد اُن کے استفسار کا مفصل جواب دیتے۔

الغرض اس تاریخی مقدمے کا فیصلہ دو سال کی تحقیق و تنقیح کے بعد ڈسٹرکٹ جج محمد اکبر خان صاحب نے ۷ فروری ۱۹۳۵ء کو مدعیہ کے حق میں سنایا یہ فیصلہ اپنی جامعیت اور قوت استدلال کے لحاظ سے بے مثال ہے اور دارالاشاعت بہاولپور سے فیصلہ مقدمہ بہاولپور کے نام سے شائع ہو چکا ہے جو تقریباً ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔

مرزا قادیانی کی عیاشیاں

از: مولانا قاضی محمد اسمٰعیل کٹکی، امیر شریعت اڑیسہ بھارت

عیش و عشرت

مرزا جی آئینہ کمالات کے صفحہ پر فرماتے ہیں ؎

مند دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی
کہ می خواہد نگار من تہی دستان عشرت را

یعنی اگر خدا کو چاہتے ہو تو دنیوی عیش و عشرت کو دل سے نکال دو۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ ؎

ما ازیں دنیا بجز دونان خشکے و کوزۂ آبے نمی خواہم

ذکر میں عیش و عشرت کا خواہاں نہیں، صرف زندگی گزارنے کے لیے صرف دو سوکھی روٹی اور ایک گلاس پانی چاہتا ہوں (آئینہ کمالات)

مگر اس کے برعکس ہم قادیانی حدیث "سیرۃ المہدی" سے جسے مرزا جی کے ہونہار فرزند میاں بشیر احمد ایم اے نے لکھا ہے اس سے چند نمونے مرزا جی کی عیش و عشرت کے نقل کرکے فیصلہ ناظرین کے ذمہ چھوڑتے ہیں۔

(۱) بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ حضرت (مرزا جی) صاحب اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند فرماتے تھے۔ کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد میں ٹہلتے ٹہلتے کھاتے تھے اور سالم مرغ کا گوشت بھی (مسلّم) پسند تھا۔ گوشت کی خوب بھنی ہوئی بوٹیاں بھی مرغوب تھیں۔" (سیرت المہدی حصہ اول)

(۲) "مرغ تیتر بٹیروں کا گوشت بھی آپ کو پسند تھا۔" (سیرت المہدی حصہ اول)

(۳) "مرغ کا گوشت ہر طرح آپ کھا لیتے تھے۔ سالن ہو یا بھنا ہوا کباب ہو یا پلاؤ۔" (۷)

(۴) پلاؤ بھی آپ کھا لیتے تھے مگر ہمیشہ نرم، گداز اور گلے ہوئے چاولوں کا۔"

(۵) میٹھے چاول تو کبھی خود کہہ کر پکوا لیا کرتے تھے مگر گڑ کے اور وہی آپ کو پسند تھے۔" (شاید ذیابیطس کی مریض کو مفید ہوں گے)

(۶) عمدہ کھانے یعنی کباب، مرغ، پلاؤ یا انڈے اور اسی طرح فیرنی میٹھے چاول وغیرہ۔ تب ہی آپ کہہ کر پکوایا کرتے تھے جب ضعف معلوم ہوتا تھا۔" (مگر مرزا جی تو دائم المریض تھے) میں آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ والدہ صاحبہ کے ساتھ پلنگ پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا اور پھر مجھے نیند آگئی۔ رات کے پچھلے پہر صبح کے قریب مجھے جگایا گیا یا شاید لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سے میں خود بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسہال (پاخانہ) کی بیماری سے سخت بیمار ہیں اور حالت نازک ہے اور جب میں نے پہلی نظر ڈالی تو میرا دل بیٹھ گیا کیونکہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ میرے دل پر یہ اثر پڑا کہ یہ ملک الموت ہے۔" (سیرت المہدی حصہ اول)

ملک الموت نہیں بلکہ سخت قسم کا ہیضہ جسے انگلش کالرا کہا جاتا ہے۔

(۲) "حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ (مرزا جی کی درمیانی اہلیہ) نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم ان کے پیر دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک دو دفعہ حاجت کے لیے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا تم اب جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں اب دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے تھے اس لیے چارپائی کے پاس بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے (یہ وہی یہاں مرتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے، بقول مرزا جی) اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا "اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے" تو اس پر آپ نے کہا وہی جو میں (مولوی ثناء اللہ کے لیے) کہا کرتا تھا۔" (سیرۃ المہدی حصہ اول)

پانچ پاخانے ایک قے۔ قصہ ختم۔ فاعتبروا یا اُولی الاَبصار۔ یہ حال انہی مرزا صاحب کا ہے جو اپنی چندروزہ زندگی میں زمین آسمان کے قلابے ملایا کرتے تھے۔ کبھی خدا بنتے تھے اور کبھی خدا کے باپ۔ کبھی زمین و آسمان بناتے تھے تو کبھی مسل لے کر دنیا بھر کی تقدیر پر دستخط کرا لاتے تھے۔ مگر اپنی تقدیر سے بے خبر تھے جس کا فیصلہ ان کی آخری وحی نے کر دیا لیکن حکیم بر عمر نا پائیدار۔

چندروزہ عیش و عشرت کے لیے آخرت کو چھوڑنا، رسالت و نبوت کا دعویٰ کرنا، عیسائیوں کی خوشامد میں پچاس الماریاں کتابیں لکھنی اور اس اہم کام میں عمر کا اکثر حصہ خرچ کرنا اور اپنی دجالی تصانیف اور مکاری اور رنگین بیانی سے بھولے بھالے مسلمانوں کو مرتد بنانا، علماء کرام اور صوفیائے عظام کے سب و شتم سے اپنی کتابوں کو سیاہ کرنا اور دنیا بھر کے لوگوں کو موت اور ہیضہ اور طاعون کی دھمکی دے کر خود بجائے مکہ یا مدینہ میں مرنے کے مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری سے ہیضہ کا مباہلہ کرکے خود ہی دست و قے یعنی

ہیضہ کی بیماری سے ۔

(۷) " دودھ بالائی مکھن یہ اشیاء بلکہ روغنِ بادام تک صرف قوت کے قیام اور ضعف دور کرنے کو استعمال کرتے تھے"

(۸) " میوہ جات آپ کو پسند تھے اور اکثر خدام بطور تحفہ کے لایا بھی کرتے تھے۔ گاہے بگاہے خود بھی منگواتے تھے۔ پسندیدہ میووں میں سے آپ کو انگور بمبئی کا کیلا، ناگپور کا سنترہ، سیب، سردے اور سردلی آم زیادہ پسند تھے۔ باقی میوے بھی گاہے ماہے جو آتے تھے کھالیا کرتے تھے"

(۹) " زمانہ موجودہ کے ایجادات مثلاً برف اور سوڈا لیمن ورجنجر وغیرہ بھی گرمی کے دنوں میں پی لیا کرتے تھے بلکہ شدت گرمی میں برف بھی امرتسر اور لاہور سے منگوالیا کرتے تھے"

(۱۰) " بازاری مٹھائیوں سے بھی آپ کو کسی قسم کا پرہیز نہ تھا نہ اس بات کی تحقیق تھی کہ ہندو کی ساختہ ہے یا مسلمان کی"

(۱۱) بلکہ ولایتی بسکٹوں کو جائز فرماتے تھے اس لیے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس میں چربی ہے اس لیے کہ بنانے والے نے کھن ہی کا دعویٰ کرتے ہیں پھر ہم ناحق بدگمانی اور شکوک میں کیوں پڑیں"

(۱۲) پہلی مشک ختم ہو چکی ہے اس لیے پچاس روپے (آج کے دس ہزار روپے) بذریعہ منی آرڈر آپ کی خدمت میں ارسال ہیں۔ آپ دو تولے مشک خالص دو شیشیوں میں ارسال فرمادیں" (خطوط امام بنام غلام صـ۱۲)

(۱۳) " سر کے دورے (مراق) اور سردی کی تکلیف کیلئے سب سے زیادہ آپ مشک یا عنبر استعمال فرمایا کرتے تھے اور ہمیشہ نہایت اعلیٰ منگوایا کرتے تھے۔ یہ مشک خریدنے کی ڈیوٹی آخری ایام میں حکیم محمد حسین صاحب۔ لاہوری کے سپرد تھی۔ عنبر اور مشک دونوں مدت تک سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کی معرفت بھی آتے رہتے" (سیرت المہدی حصہ دوم)

(۱۴) " حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت (آخری برسی ماتحتی) بنائی اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین جی) کو حضور (مرزا جی) چھ ماہ سے زائد دیتے رہے اور خود (مرزا جی) بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے" (جیسے نبی ویسے خلیفہ) (از محمود میاں محمود، الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

(۱۵) خریداری کی ڈیوٹی پر مامور اپنے ایک مرید کو خط لکھتے ہوئے شری مرزا جی لکھتے ہیں:۔

" اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء خوردنی خرید دیں اور ایک ٹانک وائن (انگریزی شراب) کی پلومر کی دوکان (شراب خانے سے) خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیئے اس کا لحاظ رہے" (نہیں تو بے کار ہے) (خطوط امام بنام غلام)

قادیانی نبی کا انجام

" مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار مباش ایمن از بازیٔ روزگار
(مرزا جی کی آخری وحی)

(۱) خاکسار مختصراً عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا جی) پیر کی شام کو بالکل اچھے تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد خاکسار باہر سے مکان ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کے مطابق لاہور میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو یہ کہتا ہوا رخصت ہوا کہ سے

مباش ایمن از بازیٔ روزگار
مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار (تذکرہ)

کیا اب بھی کوئی حق کا تلاش کرنے والا قادیانی باقی نہیں ہے جو مرزا جی کے دعوے کو اوّل سے آخر تک پڑھے اور ان کے کارناموں پر اور ان کے حسرت ناک انجام پر ٹھنڈے دل سے غور کرے اور دیکھے کہ سے

نبی قادیانی کی رسالت
جہالت ہے بطالت ہے حماقت

0000

بقیہ ہمطالعات

پھر یہ امر بھی نہایت لائق تعجب ہے کہ مرزا جی کی یہ تحریر اپنی وفات سے صرف دو دن پہلے کی ہے روحانی خزائن کے مرتب لکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مضمون اپنی وفات سے صرف دو دن قبل تحریر فرمایا تھا۔

(روحانی خزائن جلد ۲۳)

غور فرمایئے جس بات سے مسلمانوں کا بچہ بچہ واقف ہے مرزا قادیانی اپنی پوری عمر میں بھی واقف نہ ہوئے۔ حیرت ہے اس بات پر کہ دعویٰ ہے کہ ہم ہی ہم ہیں۔

لیجئے مرزا قادیانی کے بارے میں بھی ایک قادیانی کا بیان سن لیجئے!

" حضرت مسیح موعود ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کر لیا تو اس میں حرج کیا ہوا ہمیں مسیح موعود پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔"

یہ ہے "موجب رحمت و برکات" کے کچھ شرمناک نمونے ۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

ختم نبوت یوتھ فورس اٹک کی سرگرمیاں

اٹک شہر (نمائندہ خصوصی) ختم نبوت یوتھ فورس اٹک

نوجوانوں کی سیرت و کردار کی تعمیر کیلئے خوب کام کر رہی ہے فورس کے تحت اس قادیانی پر مقدمہ چل رہا ہے۔ جس نے اپنی بیٹی کی شادی کی دعوت پر قرآنی آیات لکھوائی تھیں۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے دفتر میں مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے ناظرہ، قرآن کریم کی تعلیم کا انتظام ہے۔ ختم نبوت یوتھ فورس اٹک کے صدر محمد شریف شاکر صاحب دن میں دو دفعہ تقریباً اسی بچوں کو ناظرہ قرآن کریم پڑھاتے ہیں۔ دفتر میں آٹھویں۔ نویں دسویں جماعت کے طلبہ کیلئے فری ٹیوشن کا انتظام بھی کیا گیا اٹک شہر کے معروف استاد حاجی غلام حسین شبنم صاحب اور شیخ عابد حسین صدیقی ان طلبہ کو مختلف مضامین پڑھاتے ہیں

مطالعات و تعلیقات

محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

پان کی لذت

عموماً بچوں کو دیکھا گیا ہے کہ جب وہ نماز میں ہوتے ہیں تو منہ میں سویٹ (SWEET) وغیرہ بھی کھا رہے ہوتے ہیں ۔ بچہ کا یہ عمل قابل گرفت نہیں کیونکہ وہ ابھی بچہ ہے ہاں بلوغت کے بعد یہ حرکت کرے تو قابل مواخذہ بھی ہے اور نماز فاسد بھی ۔ مگر مرزا غلام قادیانی کو کیا ہو گیا کہ باوجود مدعی نبوت کے نماز میں منہ میں پان رکھ دیا اور پان کی لذت حاصل کرتے رہے سنا ہے کہ مرزا جی کا یہ پان بہت ہی قیمتی تھا اور اس میں کچھ ملا ہوا تھا ۔ اس لئے نماز کی حالت میں بھی منہ میں رکھا ۔ مرزا جی کو ایک مرتبہ کھانسی کی تکلیف ہوئی ۔

اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے، رکھے نماز پڑھی تاکہ آرام سے پڑھ سکیں"۔

(سیرت المہدی ص ۱۰۳/۳)

پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا کھانسی کا علاج پان ہے؟ پھر دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا منہ میں پان رکھ کر نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ ۔ شاید مرزا طاہر صاحب اس پر کچھ روشنی ڈال سکیں گے!

بچے تو SWEETS سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور حضرت صاحب پان سے ۔ بتلایئے دونوں میں کیا فرق رہا ؟

دبوانے کی لذت

شریعت مطہرہ نے یہ اصول طے کر دیا ہے کہ غیر محرم سے بدن دبوانا جائز نہیں ۔ نہ مصافحہ کی اور نہ ہی معانقہ کی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غیر محرم عورت سے مصافحہ تک نہیں فرماتے تھے ۔ مگر مرزا صاحب جو (نعوذ باللہ) محمدی کمالات میں فنا ہو کر اعلیٰ درجہ پانے کے مدعی ہیں اس پہلو سے بھی ان کا کردار ملاحظہ فرمایئے! عائشہ نامی ایک قادیانیہ ۱۵ سالہ نوجوان لڑکی سے مرزا جی پاؤں دبایا کرتے تھے ۔ ان کے شوہر کو اعتراف ہے کہ :

"حضور کو مرحومہ کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی" (الفضل ۲۰ مارچ ۲۸ء)

ایک اور خادمہ بھانو بھی تھی وہ :

"ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دبا رہی تھی اس لئے اسے پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ"...... (سیرت المہدی جلد ۳ ص ۲۱۰)

محمد حسین قادیانی نے سوال کیا کہ :

"حضرت اقدس غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں دبواتے ہیں؟"

اس کا جواب حکیم فضل دین قادیانی نے یوں دیا کہ :

"وہ نبی معصوم ہیں ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکات ہے"

(الحکم جلد ۱۱ ص ۱۳، ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء)

مرزا قادیانی کے اس طرز عمل "موجب رحمت و برکات" نے شرافت و نجابت کے وہ بخیے ادھیڑے ۔ اخلاق و کردار کی وہ دھجیاں بکھیریں ۔ تقویٰ و پرہیزگاری کا وہ تاریک باب کھولا کہ ہر عام و خاص کی عقلیں دنگ ہیں کہ مدعیان معصومیت کس کس رنگ میں میدان میں آتے گئے ۔

یقیناً مذہب ہے تو "شہر سدوم" نامی کتاب کا مطالعہ فرمایئے جسمیں قادیانی عورتوں کی وہ دلگداز اور جگر کو شق کرنے والی وہ چیخیں ملیں گی جو قصر قادیانیت میں گونجا کرتی تھیں ۔ گھر کی ایک شہادت سن لیجئے یہ خلیفہ صاحب کے دست راست اور پکے قادیانی ہیں کہتے ہیں :

"خلیفہ بد چلن ہے یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے اس کام کیلئے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے ان کے بذریعہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرتا ہے اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے زنا ہوتا ہے ۔ (عبدالرحمٰن مصری کی جسٹس اسکیپ کی عدالت میں حلفیہ شہادت)

میں بھائیوں کے لحاظ سے بھی چوتھا ہوں اور بہنوں کے لحاظ سے بھی چوتھا چھوٹوں میں بھی چوتھا ہوں اور بڑوں میں بھی چوتھا پیدائش کی گھڑی چوتھی ہے یعنی ہم رمضان پیر کا دن میں پیدا ہوا (خادم خاتم النبیین ص ۵۹)

سیرت الرسول سے ناواقفیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ کا ہر طالبعلم (بچہ بچہ) اس واضح حقیقت کو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابھی ولادت باسعادت نہ ہوئی تھی کہ آپ کے والد محترم چند ماہ قبل انتقال فرما گئے تھے مگر مرزا غلام قادیانی کی سیرت رسول کے متعلق معلومات ملاحظہ فرمایئے!

"تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلعم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی"

(پیغام صلح ص ۱۹-۲۰ از حرف محرمانہ)

ہم نے بھی تاریخ کو دیکھا اور بچوں نے بھی تاریخ کا سبق پڑھا اور سیرت رسول کا مطالعہ کیا ۔ وہاں تو ہمیں یہ نہیں ملا جو مرزا جی بیان کرتے ہیں ۔ اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کی یہ تحریر اس وقت کی ہے جب آپ کسی رنگ میں رنگے ہوئے تھے ۔

باقی ص ۲۰ پر

بزمِ ختمِ نبوت

ایمان تازہ کریں

محمد صادق گوجر آف مانسہرہ

ختم نبوت کا رسالہ ملا پڑھ کر ایمان تازہ ہوا میں اپنی تمام گوجر برادری سے اپیل کرتا ہوں کہ اس رسالہ کو خریدیں اور پڑھیں اور ایمان تازہ کریں۔

ختم نبوت کے صدقے نجات ہوگی

محمد سلیم محلہ چینی مانسہرہ

ہفت روزہ ختم نبوت ہم ہر ہفتہ پڑھتے ہیں ہمارے استاد صاحب ہم کو ختم نبوت پڑھنے کی خوب تلقین کرتے ہیں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے صدقے ہماری نجات فرما دے آمین ثم آمین

رسالہ شاہکار صحافت ہے

عمر زاہد بی اے ایل ایل بی ۔ نجون شہر

اتفاقیہ کسی ایک محفل میں مجھے آپ حضرات کا رسالہ "ختم نبوت" دیکھنے کا شرف نصیب ہوا۔ حالانکہ آپ کے ہفت روزہ شاہکار ختم نبوت پڑھ کر دلی مسرت ہوئی مجھے صحافت سے قدرے شغف ہے اس لئے ہر جریدہ کا فقرہ فقرہ پڑھتا ہوں اور حتی المقدور اپنی آراء انہیں عرض کرتا ہوں۔

جناب محسن!

آپ کے اس رسالہ "ختم نبوت" کے لئے لکھنے کا دلی خواہشمند ہوں اُمید ہے کہ آپ میری اس دلی خواہش کو پورا ہونے دیں گے۔ اور آپ صاحب اسی سلسلہ میں مجھے اعزازی نمائندہ کا اعزاز بخش دیں گے۔

(یہ رسالہ سب مسلمانوں کا ہے آپ ضرور لکھیں شائع کریں گے "ادارہ")

ہر مسلمان کی ضرورت ختم نبوت رسالہ

قاری ندیم احمد —— سرگودھا

اس دور میں کھانے پینے، روٹی اور پانی سے زیادہ ضرورت رسالہ ختم نبوت کی ہے اس لئے کھانا اور پینا صرف جان اور جسم کی حفاظت کرتا ہے لیکن ختم نبوت ایمان کی حفاظت کرتا ہے اور اس کو قوت بخشتا ہے اس وقت جان و مال اور اولاد سے زیادہ ایمان کی حفاظت کی ضرورت ہے ختم نبوت رسالے کے بغیر ایمان کی حفاظت نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے ایمان کی حفاظت فرمائیں (آمین)

سکھر میں بائیکاٹ کی مہم

بلوچ علی امتیاز —— سکھر

سکھر میں شیزان کی بائیکاٹ مہم شروع ہو چکی ہے حافظ غلام محمد، حافظ اللہ بخش، مولانا دین محمد کی رہنمائی میں ماشاءاللہ ختم نبوت کا بہت اچھا کام چل رہا ہے ان شاءاللہ

وہ دن دور نہیں جب قادیانیت کا جنازہ لندن میں دفنایا جائے گا۔

دنیا میں بدترین فتنہ قادیانیت ہے

ذوالفقار انور اورنگی ٹاؤن کراچی

ہفت روزہ ختم نبوت پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی آپ حضرات ختم نبوت کے اجراء جہاد عظیم کر رہے ہیں اس وقت دنیا میں بدترین فتنہ قادیانیت کا ہے۔ اس کے خلاف کام کرنے عظیم درجات کا مستحق ہے۔

میں آپ حضرات کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اپنا تن من دھن ناموس رسالت کیلئے قربان کرنے کا وعدہ کرتا ہوں حکم فرمائیے اور عمل کرتا دیکھئے۔ انشاء اللہ۔

"ختم نبوت" اِک درخشاں ستارہ

محمد اقبال —— بکرا پیڑی

ہفت روزہ ختم نبوت ایک بہترین علمی مجموعہ ہے اسے جس نے بھی ایک بار پڑھا وہ اسے بار بار پڑھتا ہے وہ اس رسالہ کا عاشق ہو جاتا ہے یہ رسالہ قادیانیوں کے لئے برہنہ تلوار ہے اور انشاء اللہ یہ رسالہ قیامت تک جاری رہے گا یہ علمی مذہبی مواد کا درخشاں ستارہ ہے۔

منکرین ختم نبوت کو ملازمتوں سے نکالا جائے

خادم اسلام راشد تحریر عباسی ۔ تحصیل مری

رسالہ "ختم نبوت" عرصہ دراز سے زیر مطالعہ ہے۔ الحمد للہ دشمنانِ ختم نبوت کا تعاقب فعل احسن ہے اور قابل تحسین ہے لیکن ایک بات کی جانب آپکی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں اس سے پیشتر بھی بارہا "ختم نبوت" میں پڑھا ہے اور ختم نبوت ۳۰ جولائی تا ۵ اگست میں صفحہ نمبر ۲۰ پر قادیانی معلم کی طرف سے قرآن کریم کی توہین کے مضمون کے تحت بتایا گیا منکرانِ ختم نبوت معلمین و معلمات کا تبادلہ ہو گیا۔ لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ جس جگہ ان کا تبادلہ ہوا وہاں ہر مسلمان طالب رہیں

کو نہیں! اگر ایسے تو پھر کیا اُن کے عقائد نہیں بگاڑے جائیں گے؟

لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ منکرانِ ختمِ نبوت کو محکمۂ تعلیم سے بالکل ملازمت نہ دی جائے۔ اور اگر انکشاف ہو جائے کہ فلاں شخص قادیانی ہے تو اس کی ملازمت فوراً ختم کر دی جائے کیونکہ اساتذہ ہی ذہن سازی کرتے ہیں۔ اور ختمِ نبوت کے غداروں کو کوئی حق نہیں کہ وہ اس قابلِ صد احترام عہدے پر فائز رہیں امید ہے کہ اس سلسلے میں جلد از جلد اقدامات کئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

رسالہ ختم نبوت خوبصورت پرچہ ہے

محمد نوید گوندل علوی ـــــ کوئٹہ

میں نے پہلی مرتبہ آپ کا ہفت روزہ پڑھا دل کو بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو مزید ترقی عطا فرمائے ہفت روزہ نظر سے پہلی مرتبہ گزرا بہت ہی اچھا رسالہ نکالنے پر آپ سب کو مبارک قبول ہو اور پڑھ کر طبیعت کو بہت خوشی ہوتی ہے تمام مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے کہ وہ ہفت روزہ پڑھا کریں تاکہ دین اور دین کا معلوم ہو ایک ایک لمحہ کا انتظار رہتا ہے کہ یہ رسالہ ہفت روزہ کی بجائے روزنامہ بن جائے ہم سب کی دعا ہے۔

ہفت روزہ ایک خوبصورت پرچہ ہے اور ایک بار پھر ہم مسلمان بھائیوں کی دعا ہے کہ یہ رسالہ ہفت روزہ سے روزنامہ بن جائے۔

ختم نبوت محبوب ترین عالمی رسالہ ہے

حافظ محمد ایوب ـــ واپڈا گرڈ میراج

ختم نبوت شمارہ ایک محبوب ترین عالمی شمارہ ہے جو کہ اعلیٰ معلومات پر مبنی ہے۔ جو بھی ایک دفعہ اس کا مطالعہ کرتا ہے وہ اس کا گرویدہ بن جاتا ہے۔

میں بھی اس طرح اس کا مستقل قاری اور خریدار بنا ہوں۔ اللہ رب العزت ان اکابرین کی عمروں میں خیر و برکت دے جو شب و روز یہ محنت کر رہے ہیں اور سارے مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے کشتی نوح علیہ السلام پر سوار ہونے کی دعوتِ عام دے رہے ہیں اگر سارے غیور مسلمان ختم نبوت کی حقیقت کو سمجھیں تو وہ دن دور نہیں جب مرزائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا انشاء اللہ۔

ع میرے کارواں میں شامل کوئی کم نظر نہیں
جو مٹ گئے اپنے مذہب پر میرا ہمسفر نہیں

ختم نبوت نے قادیانیوں کو بے نقاب کر دیا

ماسٹر منظور حسین کھوسہ گوٹھ رحیم کھوسہ

آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہ رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے پڑھ رہا ہوں۔ آپ اسلام کی صفوں میں گھس کر مسلمان بن کر دھوکہ دینے والوں کو جس طرح بے نقاب کر رہے ہیں۔ اس کے لئے آپ کی تعریف کرنے سے بہتر یہ ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اجر جزیل عطا فرمائے۔

ختم نبوت میں مقناطیسی کشش ہے

محمد بلال عباسی ۔ لطیف آباد

محترم! ایک صاحب کے ہاں رسالہ "ختم نبوت" پڑھا۔ دل بے اختیار تڑپ اٹھا اور خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے کرم و فضل سے ہم مسلمانوں میں ابھی ایسی باہرکت ہستیاں موجود ہیں جو ایسا رسالہ نکال سکتے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ اس رسالہ کا اثر ننگی تلوار سے بھی کہیں سینکڑوں درجے زیادہ ہے۔ "محترم آپ مجھے یہ سمجھائیں کہ آپ اس رسالہ میں کونسی کشش ملاتے ہیں کہ مقناطیس کی کشش بھی ماند پڑ جاتی ہے۔" کیونکہ جونہی اس رسالہ کو میں نے ایک صاحب کے ہاں پڑھا تو بے اختیار اس کی طرف اتنا دل کھنچتا چلا گیا کہ آخرکار اس کا مستقل خریدار بن گیا ہوں۔ خوشی کی بات تو یہ ہے کہ ہمارے محلہ والی مسجد میں یہ رسالہ باقاعدگی سے آتا ہے وہاں سے خرید لیتا ہوں ایک مرتبہ مسجد سے ختم ہو گئے تو حیدرآباد کے "دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کے پاس سے جا کر خرید لیا۔ اس رسالہ کو پڑھنے سے پہلے ہی میرا دل خوشی کے مارے تڑپ اٹھتا ہے۔ محترم میرا ایک مشورہ ہے کہ شیزان تو قادیانیوں کی کمپنی ہے جب سے یہ معلوم ہوا تو ہم شیزان سے سخت نفرت کرتے ہیں اب اس ہفتہ کے رسالہ میں ایک اور انکشاف ہوا کہ ڈالڈا اور کوکا کولا یہودیوں کی کمپنی ہے، تو ہم اس سے بھی نفرت کرنے لگے ہیں انشاء اللہ یہ بھی نہیں پئیں گے۔ اگرچہ یہودی سچے نبی کے جھوٹے امتی ہی کیوں نہ ہوں پھر بھی ہیں تو کافر ہماری غیرت اسلامی کافروں کی چیزیں خریدنا برداشت نہیں کر سکتی۔

محترم! مجھے ایک اور بات خوفزدہ کر رہی ہے کہ کہیں قادیانی اپنی چیزوں کے نام یا کمپنی کے نام نہ بدل کر مسلمانوں کو دھوکہ دینا شروع نہ کر دیں۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ان چیزوں کا خیال کرتے ہوئے ہم مسلمانوں کو ان تمام چیزوں سے آگاہ کریں جو کافروں کی کمپنیوں میں بنتی ہیں۔

فتنہ قادیانیت دفن ہو رہا ہے

ذکریا کلیم اللہ اعوان ضلع اٹک

ختم نبوت ہر ہفتے پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے الحمد للہ خوشی ہوئی ہے کہ ہمارا مستقل رسالہ جو کہ مستقل رد مرزائیت میں لگا ہوا ہے چونکہ اس محاذ پر کام کرنے کی اشد ضرورت تھی جس کو آجکل ناسمجھ لوگ ضرورت نہیں سمجھتے کیونکہ یہ بڑا فتنہ ہے اس کا مقابلہ ہمارے علماء نے پہلے بھی ڈٹ کر کیا اب بھی کر رہے ہیں یہ اکابر کی برکت ہے کہ یہ فتنہ الحمد للہ دن بدن اپنی موت آپ ختم ہو رہا ہے چونکہ یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے جس طرح ہمارے علماء نے کوشش کر کے انگریز کو نکالا ہے اسی طرح انکو بھی نکالنا ہمارا اولین فرض ہے ہم انشاء اللہ وعدہ کرتے ہیں ساری زندگی مذہب باطلہ کے مقابلہ میں سیسہ پلائی دیوار بنکر رہیں گے۔

مرتب: سہیل باوا

نونہالانِ ختمِ نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

اور چٹان ٹوٹ گئی

امتیاز علی تاج

۷

۵ھ میں یہودیوں اور قریش مکہ نے مل کر مسلمانوں کو تباہ کر دینے کی آخری کوشش کی تمام عرب کے بڑے بڑے قبیلوں نے متحد ہو کر اسلام پر حملہ کیا مدینہ کے باقی ماندہ یہودیوں بنو قریظہ نے بھی مسلمانوں کے ساتھ غداری کر کے کفار کا ساتھ دیا دس ہزار کا لشکر جرار مدینہ طیبہ پر حملہ آور ہوا موجودہ حالات کا لحاظ رکھتے ہوئے باہر نکل کر مقابلہ کرنے کو مناسب نہ سمجھا گیا لہٰذا حضرت سلمان فارسی کی رائے کے موجب خطرناک ناکوں پر خندق کھود دی گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود خندق کی حدود قائم فرمائیں اور خط کھینچا، دس دس آدمیوں پر دس دس گز زمین تقسیم فرمائی۔ خندقیں اس قدر گہری کھودی گئیں کہ تری نکل آئی۔ صحابہ کرامؓ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خندق کھودنے میں مصروف ہوئے اور سب سے پہلے خود اپنے ہاتھ سے کدال زمین پر ماری۔۔

حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے کھودتے ایک سخت چٹان آگئی۔ ہم نے آپؐ سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ٹھہرو میں خود اترتا ہوں جب کہ آپ نے بھوک کی وجہ سے شکم مبارک پر پتھر بندھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی بار بسم اللہ کہہ کر کدال ماری۔ تو وہ چٹان ایک تہائی ٹوٹ گئی آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر! مجھ کو ملک شام کی کنجیاں عطا کی گئیں خدا کی قسم شام کے سرخ محلات کو اس وقت میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار کدال ماری تو دوسرا تہائی ٹکڑا ٹوٹ کر گرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ اکبر! فارس کی کنجیاں مجھ کو عطا کی گئیں خدا کی قسم مدائن کے قصر ابیض کو اس وقت میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں تیسری بار آپؐ نے بسم اللہ کہہ کر کدال ماری تو بقیہ چٹان ٹوٹ گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر! یمن ملک کی کنجیاں مجھ کو عطا ہوئیں خدا کی قسم یمن کے دارالسلطنت صنعاء کے دروازوں کو میں اپنی آنکھوں سے اس جگہ کھڑا دیکھ رہا ہوں۔ ایک روایت ہے کہ پہلی بار کدال مارنے سے ایک بجلی چمکی جس سے شام کے محل روشن ہو گئے آپ نے اللہ اکبر کہا اور صحابہ کرامؓ نے بھی تکبیر کہی اور پھر ارشاد فرمایا کہ جبرئیل امین نے مجھ کو خبر دی ہے کہ امت ان شہروں کو فتح کرے گی۔

نماز کی حفاظت

مرسلہ میمونہ طاہرہ — سرگودھا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے یہ کہتے سنا کہ جو قیامت کے دن پانچوں نمازیں ایسی لیکر حاضر ہو کہ ان کے اوقات کی بھی حفاظت کرتا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ نے عہد فرمایا ہے کہ اس کو عذاب نہیں دیا جائے گا اور جو ایسی نمازیں لے کر حاضر ہو اس کے لئے کوئی وعدہ نہیں ہے کہ چاہے اپنی رحمت سے معاف فرما دیں چاہے عذاب دیں

ابرار جیولرز

فون نمبر ۸۳

بالمقابل یونائیٹڈ بینک مین بازار شنکیاری

ہمارے ہاں خالص سونے کے زیورات آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔ اور سونے کی گارنٹی دی جاتی ہے۔

پروپرائیٹر: محمد صدیق صراف

موت کو موت

مرسلہ: نازنین غلام محمد مانسہرہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے اور جہنمی جہنم میں تو موت کو دُنبہ کی شکل میں لایا جائے گا اور جنت اور دوزخ کے درمیان اس کو ذبح کر دیا جائے گا اور پھر ایک آواز دینے والا آواز لگائے گا۔ اے جنت والو! اب موت نہیں۔ اے دوزخ والو! اب کسی کو موت نہ آئے گی۔ یہ منظر دیکھ کر جنتیوں کی خوشی دوچند ہو جائے گی اور دوزخ والوں کے غموں میں اضافہ ہو جائے گا۔

سچی باتیں

کلثوم سحر شنگیاری

(۱) جھکو ــــــ وقار کے ساتھ
(۲) سُنو ــــــ توجہ کے ساتھ
(۳) دیکھو ــــــ دلچسپی کے ساتھ
(۴) کھاؤ ــــــ اعتدال کے ساتھ
(۵) نہاؤ ــــــ پابندی کے ساتھ
(۶) جیئو ــــــ حوصلے کے ساتھ
(۷) بولو ــــــ اختصار کے ساتھ
(۸) سوچو ــــــ جذبۂ تعمیر کے ساتھ
(۹) کھیلو ــــــ فرصت کے ساتھ
(۱۰) ہنسو ــــــ متانت کے ساتھ
(۱۱) چلو ــــــ اعتماد کے ساتھ
(۱۲) پڑھو ــــــ انتخاب کے ساتھ
(۱۳) اعتماد کرو ــــــ یقین کے ساتھ
(۱۴) مقابلہ کرو ــــــ احتیاط کے ساتھ
(۱۵) عبادت کرو ــــــ محبت کے ساتھ
(۱۶) ادا کرو ــــــ عجلت کے ساتھ
(۱۷) انتظار کرو ــــــ صبر کے ساتھ
(۱۸) سانس لو ــــــ روانی کے ساتھ
(۱۹) عطا کرو ــــــ فیاضی کے ساتھ
(۲۰) خرچ کرو ــــــ سمجھ کے ساتھ
(۲۱) غور کرو ــــــ گہرائی کے ساتھ
(۲۲) خدمت کرو ــــــ آمادگی کے ساتھ
(۲۳) عمل کرو ــــــ بے خوفی کے ساتھ
(۲۴) بحث کرو ــــــ دلیل کے ساتھ
(۲۵) محبت کرو ــــــ خلوص کے ساتھ

دور رہیے

آنسہ بسی حیدر آباد

(۱) بدمزاج محبت سے۔
(۲) بدمعاملہ عزت سے۔
(۳) بے ادب خوش نصیبی سے۔
(۴) لالچی اطمینان سے۔
(۵) بخیل سچے دوست سے۔

نبی کا جلوہ

حافظ محمد عبدالولی اعوان ۔ نوابشاہ

فلک پر ہے غوغا ہمارے نبی کا
زمیں پر ہے چرچا ہمارے نبی کا

وہ ہوتے نہ پیدا تو کچھ بھی نہ ہوتا
یہ دنیا ہے جلوہ ہمارے نبی کا

نہیں کوئی ثانی فلک پر زمیں پر
ہمارے خدا کا ہمارے نبی کا

ادب سے فرشتوں نے سر کو جھکایا
جہاں نام آیا ہمارے نبی کا

کوئی بے نوا ہو کوئی بادشاہ ہو
ہے سب کو سہارا ہمارے نبی کا

ہے عرش بریں ان کے قدموں کے نیچے
یہ رتبہ ہے اونچا ہمارے نبی کا

هوالشافی
حکیم ظہور احمد صدیقی، (جرمن و کلاسک) A، فون نمبر ۵۹۹
طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطب صدیقی
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
اوقاتِ مطب: موسم گرما ۷ تا ۱۲، ۵ تا ۸ ، موسم سرما ۹ تا ۲، ۵ تا ۷ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر
○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت نوٹ کروا لیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ ماشاء اللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ عورتوں کیلئے لیڈی ڈاکٹر اور بٹے کا انتظام ہے۔
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ باہر کے مریض جوابی لفافہ ڈال کر فارم "تشخیص مرض" مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ احباب کے مشورے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور بھی قائم کر دیا ہے۔ نادر و نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
صدیقی دواخانہ رجسٹرڈ مین بازار حافظ آباد، ضلع گوجرانوالہ

کوئٹہ میں دوروزہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی چند جھلکیاں

مرسلہ: محمد اسحاق برکاتی

کوئٹہ (سٹاف رپورٹر) ملک کی سالمیت اور بقاء فتنہ قادیانیت کے انسداد میں مضمر ہے قادیانی ملک و ملت کے لئے ناسور ہے مسئلہ ختم نبوت کے حل کے لئے اسوۂ صدیقی کو اپنایا جائے۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز علماء کرام نے کیا جو مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خواجہ خان محمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف نے کی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے کہا کہ پاکستان عطیہ الٰہی ہے جو لاکھوں مجاہدین کی قربانیوں کے صدقے وجود میں آیا پاکستان کی حفاظت اور اس کو صحیح اسلامی ملک بنانا حکومت کا فرض ہے انہوں نے قادیانیوں کو اسرائیل کا تربیت یافتہ قرار دیا۔ اور ان پر تخریب کاری کا الزام عائد کیا انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی نے انگریزوں کے اشارے پر دعویٰ نبوت کیا اور تحریک آزادی میں مسلمانوں سے ہولناک غداریاں کیں۔ امت مسلمہ میں تفرقہ ڈالا انبیاءؑ کی توہین کی صحابہ کرامؓ کی تحقیر کی مسلمانوں کی تکفیر اور قرآن مجید کی تحریف کی مرزا قادیانی اور اس کی امت کی ہمدردیاں دشمنان اسلام کے ساتھ ہیں۔ مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے کہا کہ ملک میں فرقہ واریت، علاقائی لسانی، اور قبائلی جھگڑے پیدا کرنے میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ یہ ملت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں۔ بھائی کو بھائی اور مسلمان کو مسلمان کے خلاف کر رہے ہیں تاکہ وہ اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہوں۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا کہ صوبہ بلوچستان کے غیور بلوچ اور پشتون مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے قادیانیوں کے عزائم کو ناکام بنادیا اور صوبے میں ان کو نیست ونابود کر دیا انہوں نے کہا کہ عالم اسلام کے کسی ملک کے بھی قادیانیوں سے روابط نہیں ہیں پاکستان اور اسرائیل کے سفارتی تعلقات نہ ہونے کے باوجود قادیانی مشن اسرائیل میں قائم ہونا ان کے سیاسی عزائم کی عکاسی کرتا ہے مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کا اغواء قادیانیوں کی سازش ہے انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ پاکستان کی بانی جماعت ہے اس کو چاہیئے کہ وہ قادیانیت نوازی چھوڑ دے ملت اسلامیہ اور پاکستان کی دشمن جماعت کو سہارا نہ دے۔ انہیں اہم سرکاری کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے خاص کر تعلیم، پولیس، اور عدلیہ سے ان کو نکالا جائے۔

مجلس علماء اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکرٹری ممتاز عالم دین مولانا ابو طلحہ عبدالغفور حقانی نے کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت پوری امت رسولؐ کی ایمان کی بنیاد ہے۔ ہمیں تہذیب و تمدن اسلام ایمان قرآن سب کچھ نبوت نے دیا اگر فتنہ قادیانیت سے نبوت متزلزل ہو جائے تو نہ امت رہے گی اور نہ حکومت رہے گی مولانا عبدالغفور حقانی نے کہا کہ اسی لئے سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے خلافت سنبھالنے کے بعد سب سے پہلا کام جھوٹی نبوت کے خاتمے کا کیا اس کے بعد نظام زکوٰۃ اور نظام اسلام کا نفاذ کیا انہوں نے کہا کہ منکرین ختم نبوۃ کا تعاقب کرنا حکومت کا اولین فرض ہے انہوں نے حکومت پر قادیانیوں کی سرپرستی کا الزام عائد کیا اور کہا کہ موجودہ حکومت کے دور میں مولانا اسلم قریشی اور دوسرے علماء کو اغواء اور قتل کیا گیا حکومت نے مسجدوں میں بم پھینکنے والے کا محاسبہ نہیں کیا مولانا اسلم قریشی کے اغواء کے مجرموں کو گرفتار نہیں کیا پورے ملک میں تخریب کاروں اور مجرموں کو چھٹی دے کر ملک دشمنوں اور اسلام دشمنوں کی حوصلہ افزائی کی جس کے نتیجے میں کراچی سے پشاور تک ملک آدم خور تخریب کاروں کی کاروائیوں کی لپیٹ میں آگیا قیامت کا منظر ہے پورا ملک جنازہ گاہ بنا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی وقت ہے کہ ملک میں اسلامی نظام رائج کیا جائے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات حافظ حسین احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۸۸۲ء کے لگ بھگ زندیق ازلی غلام احمد قادیانی کا وجود دھرتی پہ آیا تو سب سے پہلے علماء حق نے قادیانیت کا تعاقب کیا۔ اور اس کے گریبان تک پہنچنے والا ہاتھ علماء دیوبند کا ہی تھا۔ یہ جدوجہد جاری تھی کہ دنیا کے نقشہ پہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ابھرا علماء اور مسلمان عوام نے محسوس کیا کہ اب ختم الرسل کی ناموس کا نہ صرف تحفظ ممکن ہو گا بلکہ غداران ختم نبوت کو عبرتناک سزا دیکر اس غیر مسلم فرقہ کا قلع قمع کر دیا جائے گا مگر سب سے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی کو بنایا گیا۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے اس تحریک میں نئی روح پھونکی ۱۹۵۳ء میں پاکستان کی سڑکوں کو مسلمانوں نے اپنے خون سے رنگین کیا۔ مگر جدوجہد ثمر آور نہ ہو سکی۔ بالآخر ۱۹۷۴ء میں جب عوام سڑکوں پر سر پہ کفن باندھے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے اس وقت اسمبلی کے اندر قائد جمعیت علماء اسلام دلائل کی بنیاد پر قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دینے کیلئے دلائل دے رہے تھے آخر کار ختم نبوت کے ناموس کو پاکستان میں ۲۱ سال بعد آئینی تحفظ فراہم ہوا مگر اس ۷۳ء کے آئین کو روند ڈالا گیا۔ آج بھی جمعیت علماء اسلام اس ۷۳ء کے دستور کی من وعن بحالی کے لئے تمام جمہوری قوتوں کے ساتھ ملکر نتیجہ خیز جدوجہد میں مصروف ہے اور اب کامیابی قریب تر ہے انہوں نے کہا کہ اسلم قریشی کی برآمدگی کے لئے علاج بالمثل کیا جائے تب ان ظالموں کو احساس ہو گا کہ اسلم قریشی

کے اہل خاندان پر کیا گزری ہے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے اپنی تقریر میں کہا کہ تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے رسول اکرمؐ کے ناموس پر کبھی بھی آنچ آنے نہیں دی۔ لاہور کے گلی کوچے شاہد ہیں جہاں تحریک ختم نبوت میں دس ہزار مسلمانوں نے ناموس رسالت پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا انہوں نے کہا کہ مولانا شمس الدین شہید نے ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کی قیادت کی اس عظیم مقصد کیلئے اپنی جان قربان کر دی مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ دنیا کے ہر کونے میں قادیانیوں کا تعاقب کیا جائے گا اور ختم نبوت کا پرچم بلند کیا جائے راجن پور کے ممتاز عالم دین مولانا مشتاق احمد فریدی نے کہا کہ قادیانی ملت میں نفاق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے قادیانیوں کی جانب سے کلمہ طیبہ کا بیج لگنے کو شرارت سے تعبیر کیا اور کہا کہ وہ مسلمانوں کے لئے قبرستان میں جان بوجھ کر اپنے مردے دفن کرتے ہیں ہم نے ڈیرہ غازیخان میں قادیانیوں کے اٹھارہ مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا ہے۔ مولانا مشتاق احمد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے قادیانی دعوت حق قبول کر کے مسلمان ہو رہے ہیں۔ ڈیرہ غازیخان میں کئی خاندان مسلمان ہو چکے ہیں۔ مولانا غلام مصطفےٰ بہاولپوری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت دین کی اساس ہے تمام امت کا اس پر اجماع ہے جب تک قادیانیت کا مسئلہ حل نہیں ہوتا قوم چین سے نہیں بیٹھے گی۔ کانفرنس میں شاعر اسلام سید امین گیلانی شاعر انقلاب طالب امین اللہ اور شاعر بلوچستان حافظ علی محمد مینگل نے اپنے انقلابی کلام سے لوگوں کو گرمایا۔ ممتاز قاری شبیر محمد نے تلاوت قرآن پاک فرمائی مہمان خصوصی مولانا آغا محمد خطیب جامع مسجد عثمانیہ تھے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ حسین احمد شرودی نے انجام دیئے ہفتے کو کانفرنس کے آخری اجلاس سے مولانا سید عبدالمجید شاہ ندیم، مولانا اللہ وسایا فریدی، مولانا جمال اللہ الحسینی، اور دیگر علماء نے خطاب کیا۔

کوئٹہ کانفرنس میں منظور ہونے والی قراردادیں

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) پاکستان کو اسلام دشمن قوتوں کی آماجگاہ بنانے والے قومی مجرم ہیں قرآن و سنت کی بالادستی کے بغیر ختم نبوت کا تحفظ ممکن نہیں حکومت قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے فوراً برطرف کرے۔ ان خیالات کا اظہار خطیب العصر مولانا سید عبدالمجید شاہ ندیم نے کیا جو ہفتہ کی رات مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کل پاکستان دو روزہ ختم نبوت کانفرنس کے آخری اجلاس سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ قوموں کی زندگی میں چالیس سال فیصلہ کن اہمیت رکھتے ہیں اللہ کے احکامات کی اطاعت کرنے والی قوم امن و سلامتی سے ہمکنار ہوتی ہے۔ اور نافرمانی کی مرتکب قومیں بدحالی، انتشار و منافرت اور طوفان و دھاکوں میں مبتلا ہو کر صفحہ ہستی سے مٹادی جاتی ہیں۔ سید عبدالمجید ندیم نے کہا کہ ہمارے قومی سفر کے گزشتہ ۴۰ سال مغربی تہذیب کے فروغ اور برطانوی قانون کی اطاعت اور احکامات خداوندی سے بغاوت کی تاریخ رکھتے ہیں جس کے نتائج آج... تخریب و ہلاکت کی بدترین صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں سید عبدالمجید ندیم نے کہا کہ سامراجی سازش کے تحت پاکستان کو اسلام دشمن قوتوں کی آماجگاہ بنانے والے قومی مجرم ہیں جو قومی محاسبے سے نہیں بچ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جدوجہد کا اصل ہدف قرآن و سنت کی آئینی بالادستی ہے اس لئے کہ جب تک یہاں آئین شریعت کا نفاذ نہیں ہوتا۔ قادیانیت کا صحیح محاسبہ اور ختم نبوت کا تحفظ ناممکن ہے انہوں نے کہا کہ کسی اسلامی ملک کی فوج میں منکرین ختم نبوت کا وجود روئی کی گانٹھ میں چنگاری کے مترادف ہے ہم نے روز اول سے اس خطرہ کی نشاندہی کر دی تھی مگر امریکی لابی کے زرگزیدہ لوگوں نے اسے ملازم کا نام دیا مشرقی پاکستان اسی تضاد کی بھینٹ چڑھ چکا۔ جبکہ بقیہ ملک میں لسانی، علاقائی اور طبقاتی نفرتوں کی آگ ملکی بقاء و سلامتی کو بھسم کرنے کے لئے شعلہ زن ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی محاذ پر روز افزوں انتشار بھی سرکاری پالیسی کا حصہ ہے تاکہ مسلمان اسلام دشمن قوتوں کی سرکوبی میں کوئی موثر کردار ادا کر سکیں سید عبدالمجید ندیم نے مولانا اسلم قریشی کی پراسرار گمشدگی کی ذمہ داری حکومت پر ڈالتے ہوئے کہا کہ اس واضح کیس کو جان بوجھ کر سرد خانے میں ڈال دیا گیا ہے۔ انہوں نے علامہ احسان الٰہی ظہیر کی شہادت کو قومی المیہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے یہ خون بھی انہی درندوں نے کیا۔ جن کے ہاتھ اسلم قریشی کے خون سے رنگین ہیں۔ انہوں نے ملک کے مختلف حصوں میں قرآن سوزی اور مساجد کی توہین کی ذمہ داری بھی انہی عناصر پر ڈالتے ہوئے کہا کہ اگر ایسا کوئی واقعہ انڈیا میں ہو جائے تو فسادات بھڑک اٹھتے ہیں مگر یہاں قانون کی بے بسی کا عالم یہ ہے کہ قرآن کریم کو جلانے والے دندناتے پھرتے ہیں۔ سید عبدالمجید ندیم نے کہا کہ بھارتی فوج میں قادیانی عناصر کی بھرتی پر پابندی اور مملکت خداداد کی فوج میں ان کی نمائندگی معنی خیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کی فوج میں قادیانیوں کی موجودگی اسلام اور پاکستان دشمنی کا بین ثبوت ہے جس کے باعث ہماری دفاعی حکمت عملی دشمنوں تک پہنچادی جاتی ہے انہوں نے کہا کہ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پاکستان کو بین الاقوامی تخریب کاری کا اڈا بنا دیا گیا ہے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا صوفی اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے اہل بلوچستان کے ایمانی جذبہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ماضی میں بلوچستان کے غیور عوام نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب قراردادوں اور جلسوں سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا اس کے لئے ہمیں قربانی دینی ہوگی انہوں نے

کہا کہ ڈیرہ غازی خان میں قادیانی شرپسندی کر رہے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے اتحاد کی وجہ سے ان کے منصوبے ناکام ہوگئے اس وقت ہمیں اتحاد امت کی ضرورت ہے ممتاز عالم دین مولانا جمال اللہ الحسینی نے کہا کہ موجودہ حکومت نے سب سے زیادہ قادیانیوں کی سرپرستی کی ہے قادیانیوں نے علماء کو اغواء کیا قتل کیا اور شہید کیا لیکن حکومت نے کوئی کاروائی نہیں کی بلکہ قادیانیوں کو اہم عہدوں پر فائز کیا مولانا جمال اللہ الحسینی نے کہا کہ قوم ختم نبوت کے غداران کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ آج ہمارے اکابرین قادیانیوں کے خلاف جہاد کا اعلان کردیں تو ہم دشمنان رسول ؐ کو نیست و نابود کردیں گے۔ مجلس کے رہنما مولانا نذیر احمد تونسوی نے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی اور مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ اب قوم مسئلہ سمجھ چکی ہے۔ قادیانیوں کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا جارہا ہے ہمیں غیرت اسلامی سے کام لیتے ہوئے قادیانیوں کا بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ ممتاز عالم دین حماد اللہ شفیق نے خطاب کرتے ہوئے ذکریوں کے عقائد پر تفصیلی روشنی ڈالی اور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی طرح ذکریوں کو بھی غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ جلسہ کی صدارت جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا قاری انوار الحق حقانی نے کی مہمان خصوصی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر حاجی محمد زمان خان اچکزئی تھے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا حسین احمد شرودی نے انجام دیئے جب کہ شاعر اسلام سید امین گیلانی، شاعر انقلاب طالب امین اللہ اور شاعر بلوچستان علی محمد مینگل نے انقلابی نظمیں سنائیں جلسہ میں تلاوت قرآن پاک ممتاز قاری خلیل احمد شرودی نے کی رات گئے اجتماعی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

افغانستان کا جہاد عالم اسلام کا جہاد ہے اہل اسلام کیلئے لازمی ہے کہ وہ مجاہدین افغانستان سے تعاون کریں

مولانا محمد اسحاق مدنی اکا شمیری

بموں کے دھماکوں کی مذمت

دبئی کے اجلاس کی قراردادیں

ابو ظبی (نمائندہ ختم نبوت) جمعیت اہلسنت والجماعت متحدہ عرب امارات کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس مرکزی دفتر دبئی میں اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس میں امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد فہیم کے علاوہ شیخ التفسیر مولانا محمد اسحاق خان مدنی، مولانا غلام حبیب، مولانا امیر محمد جان، مولانا محمد اسماعیل عارف، اشتیاق حسین عثمانی، حافظ بشیر احمد چیمہ، مولانا رضوان اللہ، حاجی عبدالصمد آفریدی، مولانا حاجی در محمد خان قاری محمد حنیف، اور مولانا محمد ہارون اسلام آبادی نے شرکت کی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔ ۱۔ بیرون ملک لاکھوں پاکستانی مادر وطن پاکستان میں بموں کے دھماکے کرنے والے بیرونی عناصر کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ اسی طرح کے اوچھے ہتھکنڈوں سے مسائل حل ہونے کی بجائے روز بروز الجھتے چلے جائیں گے۔ دھماکوں میں بے کس نہتے اور مظلوم ہلاک شدگان کا خون ہرگز رائیگاں نہیں جائے گا۔ لاہور، پشاور، راولپنڈی، اور کراچی میں دھماکے کرنے والے بیرونی عناصر کی کھلی غنڈہ گردی کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے حکومت پاکستان کی کمزور داخلی پالیسیوں پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا۔ ۲۔ امریکی سینٹ کی کمیٹی برائے خارجہ تعلقات نے پاکستان کی امداد کے ساتھ جو شرائط عائد کی ہیں محب وطن پاکستانی ان شرائط کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے بھرپور مذمت کا اظہار کرتے ہیں پاکستانی قوم دین اسلام میں امریکہ کی کھلی مداخلت کو ہرگز برداشت نہیں کرسکتی۔ قادیانی نواز امریکی سینٹ کے اراکین نے ہماری غیرت کو چیلنج کیا ہے حکومت پاکستان کو امریکی شرائط پر ہرگز امداد قبول نہیں کرنی چاہئے۔ ۳۔ افغانستان سے غیر ملکی تسلط کے خاتمے کے لئے افغان مجاہدین کے ساتھ بھرپور تعاون پاکستان اور عالم اسلام کے مفاد میں اشد ضروری ہے افغانستان کا جہاد عالم اسلام کا جہاد ہے اہل اسلام کے لئے لازم ہے کہ وہ مجاہدین افغانستان سے تعاون کریں۔

ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے

مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی قراردادیں

کوئٹہ (رپورٹر) مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام کل پاکستان دو روزہ ختم نبوت کانفرنس کے اختتامی اجلاس کے دوران جمعہ کے روز کئی قراردادیں منظور کی گئیں جن میں ملک میں آئے دن بم کے دھماکوں اور ملک کے عوام کے جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے معقول انتظامات نہ کرنے کی مذمت کی گئی اور ہلاک شدگان کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا ایک قرارداد میں کہا گیا کہ ملک کے بنیادی نظریہ سے انحراف کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی قراردادوں میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت کی قائم کردہ اسلامی نظریاتی کونسل نے ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کی جو سفارش کی ہے اسے منظور کرکے قانونی شکل دی جائے ایک قرارداد میں کہا گیا کہ قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے ۱۹۸۴ء میں جو صدارتی آرڈیننس نافذ کیا گیا تھا اس پر عملدرآمد کی صورتحال تسلی بخش نہیں ہے قادیانی اپنی عبادت گاہوں اور دیگر عمارتوں پر کلمہ طیبہ لکھ کر اور دیگر اسلامی شعائر کا استعمال کرکے آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کررہے ہیں۔ اور قانون نافذ کرنے والے ادارے خاموش ہیں قراردادوں میں کہا گیا کہ صدارتی آرڈیننس پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے بصورت دیگر عوام یہ سوچنے پر حق بجانب ہوں گے کہ حکومت کے اعلانات خلوص پر مبنی نہیں ایک قرارداد میں قادیانی عبادت گاہ

سے محراب اور مینار کو ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ بصورت دیگر حالات کی ذمہ داری حکمرانوں پر عائد ہوگی۔ ایک قرارداد میں کہا گیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا ہوئے چار سال ہو چکے ہیں۔ ان کے اغواء میں ملوث افراد کو مولانا کے ورثاء کی نشاندہی کے باوجود شامل تفتیش کرنے سے گریز کیا جا رہا ہے قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ وزیر اعظم نے مرکزی مجلس عمل کے رہنماؤں سے جو وعدہ کیا تھا۔ اسے پورا کیا جائے۔

ہماری مشکلات کا واحد حل حضورؐ کی سیرت و کردار میں ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ گستاخانِ رسول کی بیخ کنی کی جائے

علماء ہزارہ کا خطاب

بلو

نیو مراد پور (نمائندہ ختم نبوت) جامع مسجد تربیلا پائین لوئر بکھل میں ایک روزہ سیرت کانفرنس نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد کی گئی مقامی علماء کرام کے علاوہ قصور کے عالم دین مولانا محمد یوسف رحمانی، اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مولانا عبداللہ فاروقی نے بھی کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ سیرت کانفرنس کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر بکھل کے ناظم اعلیٰ مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب نے فرمائی آپ نے صدارتی خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ آج مسلمانوں پر ہر طرف سے مصائب و مشکلات منڈلا رہے ہیں یہ شامت اعمال ہے جب تک ہم صدق دل سے توبہ کر کے مضبوطی کے ساتھ رسول اکرمؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ان مشکلات کا کوئی حل نہیں مصائب و مشکلات کا حل یہی ہے کہ ہم رسول اکرمؐ خاتم النبیینؐ کی پیروی شروع کر دیں اور رسول اکرمؐ کے گستاخ قادیانیوں، مرزائیوں و دیگر لادین عناصر کی بیخ کنی کے لیے تیار ہو جائیں ہم عزم کریں اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے گا جب تک دنیا میں اسلام کا ایک بھی منکر موجود ہے ہماری جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی باطل کا تعاقب اور حق کی حمایت مسلمانوں کا فریضہ ہے آپ نے کہا فتنے تو روئے زمین پر بے شمار ہیں مگر سب سے شدید فتنہ، فتنۂ مرزائیت ہے جس کا تعاقب الحمدللہ عالمی مجلس کے بزرگان دین اور عالمان دین کر رہے ہیں مشرق سے مغرب تک تعاقب قادیانیت شروع ہے آپ نے مصنوعات شیزان اور دیگر غیر ملکی مصنوعات کے ترک کر دینے پر زور دیا۔ مولانا محمد یوسف رحمانی صاحب نے سیرت طیبہ کے موضوع پر نہایت عالمانہ فاضلانہ خطاب فرمایا آپ نے کہا کہ جو رسول اکرمؐ کی بتلائی ہوئی راہ سے انحراف کرتے ہیں وہ گمراہ ہیں ان کی پیروی گمراہی ہے آپ نے کہا کہ ہمارے پاس ہدایت کے لیے خدا کی کتاب قرآن مجید اور رسول اکرمؐ کی زندگی آپ کے صحابہ کرامؓ کی زندگی خلفائے راشدین کی زندگی موجود ہے۔ انہوں نے شرعی نظام کے فوری نفاذ کا بھی مطالبہ کیا۔

خان پور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام خاتم الانبیاء کانفرنس ربیع الاول میں ہوگی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خان پور کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد عبدالکریم ندیم نے بتایا ہے کہ مجلس کے زیر اہتمام خان پور میں ربیع الاول کے آخری عشرہ میں خاتم الانبیاء کانفرنس بڑے تزک و احتشام سے منعقد کی جائے گی جس میں مولانا محمد ضیاء القاسمی۔ مولانا قاری محمد حنیف ملتانی مولانا عبدالحی عابد لاہور۔ مولانا عزیز الرحمان جالندھری۔ مولانا عبدالرحیم اشعر۔ مولانا اللہ وسایا صاحب۔ مولانا تنویر الحق تھانوی۔ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی۔ مولانا یار محمد عابد مولانا ایثار القاسمی۔ مولانا محمد نواز شاہ صاحب۔ قاری حماد اللہ شفیق۔ مولانا عبدالرؤف ربانی۔ مولانا محمد احمد مبلغ ختم نبوت خطاب کریں گے۔ نیز مشائخ عظام میں حضرت شیخ الاسلام حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی۔ ولی کامل حضرت خواجہ خان محمد صاحب کندیاں شریف۔ حضرت میاں مسعود احمد صاحب دین پور شریف تشریف لائیں گے جبکہ مولانا بشیر احمد حامد حصاروی۔ شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمان درخواستی۔ الحاج مولانا مطیع الرحمان درخواستی۔ مولانا مفتی حبیب الرحمان درخواستی اجلاسوں کے صدر ہوں گے۔ کانفرنس کے تمام تر انتظام ختم نبوت یوتھ فورس خان پور کے شاہینوں نے اپنے ذمہ لے لئے ہیں۔ اشتہارات اور تفصیل کا انتظام کرلیا

حکومت سرحد اور پشاور ہائیکورٹ کے نام

وکلاء برادری کے متعلق عوام میں یہ تاثر ہے کہ وکالت کے پیشہ سے منسلک افراد اپنے موکل کی حمایت میں قانونی نکات کو ہر صورت میں اپنے موکل کے مقدمہ میں اس کی حمایت میں دلائل کے ساتھ پیش کرتے ہوئے یہ کوشش کرتے ہیں کہ عدالت کا فیصلہ اس کے حق میں ہو کوئی ایک وکیل بھی ایسا بمشکل ملے گا جس نے اپنے موکل سے غداری کرتے ہوئے فریق مخالف کی حمایت کی ہو ہم نہایت دکھ کے ساتھ حکومت سرحد اور پشاور ہائیکورٹ کے ذمہ دار اصحاب کی توجہ مورخہ ۸۷/۱۱ کو جناب جسٹس عبدالکریم کنڈی کی عدالت میں وکیل سرکار بشیر اللہ خاں کے اس رویہ کی جانب مبذول کراتے ہیں جس میں وکیل مذکور نے کسی نامعلوم وجوہ کی بنا پر اپنے پیشہ کی توہین کرتے ہوئے فریق مخالف کی حمایت میں معزز جج کو اس کی ضمانت کی درخواست منظور کرنے کی رائے دی جس کے باعث مردان کے مرزائی غنڈہ رشید احمد میجر اکبر خاں نے ضمانت پر رہائی حاصل کی ہم اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیق اور قانون کی بالادستی کا مطالبہ کرتے ہیں تاکہ آئندہ کے لئے ایسے واقعات کا تدارک ہو سکے۔

بقیہ: قادیانیت گالی بن چکی ہے

ہی میں قادیانی کرامت اللہ کے خلاف قائم ہوا۔ اس وقت بھی چار پانچ مقدمے چل رہے ہیں۔ راقم الحروف کو اپنے باوثوق ذرائع سے پتہ چلا کہ جھنگ کے ایک قادیانی نوجوان صالح محمد نے کالج کے فارم داخلہ میں اپنے آپ کو مسلمان لکھا ہے راقم نے جب مکمل تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہ حقیقت ہے چنانچہ راقم اور مولانا عبداللہ خالد صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد ضلع امیر عالمی، ایس پی مانسہرہ جناب ملک نوید اکرم صاحب سے ملے تمام صورتحال ان کے گوش گزار کی۔ ایس پی صاحب نے پولیس کو تفتیش کا حکم دیا۔ چنانچہ ایس ایچ او مانسہرہ جناب محمد الیاس خان صاحب جنہوں نے دو ہفتے قبل ہی چارج لیا تھا، مکمل ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے راقم کی جانب سے کیس رجسٹرڈ کر دیا مذکورہ قادیانی جس کے کانوں میں بھنک پڑ چکی تھی، بھاگ کر ربوہ چلا گیا۔ اسی اثناء میں ۲۳ جون ۸۷ء سے ایف اے کا امتحان شروع ہوا تو صالح محمد امتحان میں شرکت کے لئے واپس آیا جناب ایس ایچ او صاحب اس دوران ذاتی طور پر مذکورہ قادیانی نوجوان کی نگرانی کرتے رہے۔ ۱۹ جولائی ۸۷ء کو صالح محمد کا آخری پرچہ تھا۔ جونہی پرچہ ختم کر کے صالح محمد کالج سے باہر آیا تو ایس ایچ او مانسہرہ نے مذکورہ بالا قادیانی کو قابو کر لیا۔ علاقہ مجسٹریٹ جناب غلام رسول خان نے صالح محمد کی درخواست ضمانت مسترد کر دی عدالت کے باہر بھاری تعداد میں ختم نبوت کے پروانے موجود تھے عدالت کا فیصلہ سننے کے بعد مولانا عبداللہ خان صاحب کی قیادت میں نعرے لگاتے ہوئے جلوس کی شکل میں روانہ ہوئے عالمی مجلس کی طرف سے جناب غلام مصطفی خان صاحب ایڈووکیٹ نے پیروی کی جو اس سے قبل بھی تین چار کیس قادیانیوں کے خلاف بغیر معاوضہ لئے لڑ چکے ہیں۔ جبکہ قادیانیوں کی جانب سے قادیانی نواز وکیل اعجاز افضل خان نے فیس بھاری معاوضہ کی وجہ سے وکالت کی کوئی اور وکیل یہ مقدمہ لینے کے لئے تیار نہ تھا چونکہ مسئلہ ردیہ کا تھا قادیانی آسودہ حال بھی ہیں اور بحیثیت مرکزی جماعت ان کی مدد بھی کی جاتی ہے اس لئے جبکہ پرکشش معاوضہ سامنے ہو تو پھر کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔

تفو برتو اے چرخ گردوں تفو

بقیہ: قبول اسلام

اس دھرتی پر پھر سے دیکھنے کے لئے آپ کیا کچھ اور کس طرح کوششیں کر رہے ہیں؟

ج: الحمد للہ سوال بہت اچھا ہے۔ اسلام کی پہلی صدی اس دھرتی پر دیکھنے کی تمنا بہت سے دلوں کی ہے۔ وہ جو زندہ اور جوان تھا اسلام کی یہ صدی کسی بھی زمانے میں دور نہیں سچ پوچھیں تو یہ صدی مسلمان کے دل میں صدیوں سے ایک زندہ بیج کے روپ میں پوشیدہ ہے۔ صرف کچھ اغراض کے جالوں کو ہٹانے کی دیر ہے۔ اس صدی کو آج کے زمانے میں اتارنے کے لئے اسلام کے سورماؤں کو ایک نئے عہد اور وفاداری کی قسم لے کر غیر معمولی طور پر اپنے خالص ایمان کو مکمل سپردگی کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کو اپنی زندگیوں میں اتارنا ہوگا اور ماننا ہوگا۔ جب اس احساس کے ساتھ مسلمان کی زندگی گزرتی ہے تو اس میں مومنانہ شان پیدا ہوتی ہے پھر سارا ماحول بھلائیوں کے اندر تبدیل ہو جاتا ہے اس کے لئے میری اپنی طرف سے "مومن بناؤ تحریک" (MOVEMENT MOMIN MAKING) چلانے کی تیاری ہے جس میں ہر مسلمان کی زندگی کی گہرائیوں میں جھانک کر اس کے دنیوی و دینی مصائب کا حل تلاش کر کے پورے مسلم سماج کو ایک جان اور ایک جسم کرنا ہوگا۔ فی الحال میں نے دو نکاتی پروگرام اس ضمن میں عملی طور پر شروع کر رکھے ہیں۔

۱: دفاع و تحفظ اسلام۔

۲: مسلمانوں کو دنیوی و دینی قدروں کے دائرہ میں سنبھالے رکھنا۔

۳: پوری کائنات کو ان کی ہی زبانوں میں دعوت دین پہنچانا

پتہ: روحانی کلینک

۵ ا نعیم کالونی نزد مسجد ضوابط لائن۔ علی ٹاکیز ایریا۔ بھوپال (ایم پی) (بشکریہ: ہفت روزہ اخبار نو دہلی)

بقیہ: فضائل صدقات

کر کے اللہ کے اور دین کے کاموں سے پہلو تہی کرنے سے بچو اس لئے کہ اپنی ہی عاقبت خراب کی جائے اور کوئی فائدہ نہیں ذاتی عناد اور دنیوی اغراض فاسدہ کی وجہ سے کسی دینی کام میں روڑے اٹکانا یا کسی دین کے کام کرنے والے کی اعانت سے ہاتھ روکنا یا دوسروں کو روکنا اپنا ہی نقصان کرنا ہے کسی دوسرے کا نقصان نہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی مدد سے ایسے وقت پہلو تہی کرے جب کہ اس کی آبرو گرائی جا رہی ہو، اس کا احترام توڑا جا رہا ہو تو حق تعالیٰ شانہ اس شخص کی مدد کرنے سے ایسے وقت میں بے التفاتی فرماتے ہیں جب کہ یہ کسی مدد کرنے والے کی مدد کا خواہش مند ہو (مشکوٰۃ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل امت کے لئے شاہراہ ہے ہر چیز میں اس کی کوشش ہر امتی کا فرض ہے کہ حضور کا طریقہ کیا تھا اور اس راہ پر چلنے کی حتی الوسع کوشش کرنا چاہیئے حضور کا معمول تھا کہ دشمنوں کی اعانت سے بھی دریغ نہ تھا۔ سینکڑوں واقعات کتب احادیث و تاریخ میں اس پر شاہد ہیں خود ہی عبداللہ بن اُبی منافقوں کا سردار جس قدر تکالیف اور اذیتیں پہنچا سکتا تھا اس نے کبھی دریغ نہیں کیا۔ اسی شخص کا مقولہ اسی سفر کا جس میں آیت بالا نازل ہوئی یہ ہے کہ جب ہم لوگ مدینہ واپس پہنچ جاویں گے تو عزت دار لوگ یعنی ہم لوگ ان ذلیلوں کو (یعنی مسلمانوں کو) مدینہ سے نکال دیں گے۔ لیکن ان سب حالات کے باوجود اسی سفر سے واپسی کے چند روز بعد یہ بیمار ہوا تو اپنے بیٹے جو بہت بڑے پکے مسلمان تھے کہا کہ تم جا کر حضور کو میرے پاس بلا لاؤ تمہارے بلانے سے وہ ضرور آ جائیں گے۔

پاکستان

کی عظیم الشان اور بے نظیر لائبریری جسے پاکستانی سکالر ، علماء ، وزراء اور اعلیٰ حکام کے علاوہ بی ۔بی ۔سی لندن سے بھی خراج تحسین پیش کیا گیا ہے ۔ جس میں مختلف زبانوں اور مختلف علوم وفنون پر مشتمل کتب کے علاوہ بہت سے قلمی قدیمی اور نادر نایاب کے نسخے بھی موجود ہیں ۔

مسلسل بارشوں اور سیم وتھور کی وجہ سے جامعہ ہذا کی لائبریری کی عمارت خستہ اور ناکارہ ہوچکی ہے ۔ اگر فوری طور پر جدید لائبریری تعمیر کر کے اس میں کتب منتقل نہ کی گئیں تو کتب کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے ۔ مولانا محمد یوسف صاحب اور ملک عبد الغفار فیصل آبادی کے تعاون سے ۶۰ x ۳۰ کی دو منزلہ جدید لائبریری کا سنگ بنیاد رکھا جاچکا ہے ۔ جس کی تعمیر پر چار لاکھ روپے خرچ کا تخمینہ ہے ۔ لائبریری کی تعمیر کے لیے نیشنل بینک فقیر والی میں " لائبریری فنڈ قاسم العلوم " کے نام سے اکاؤنٹ نمبر ۱۵۴ کھولا جاچکا ہے ۔ جملہ اہل اسلام سے درخواست ہے کہ وہ جدید لائبریری کی تعمیر کے لیے دل کھول کر عطیات دیں تاکہ جلد از جلد یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچے ۔ یہ ایک اعلیٰ قسم کا صدقہ جاریہ ہے ۔

محمد قاسم قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

ضلع بہاولنگر پاکستان ،

فون نمبر : ۴۱

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے — مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ — ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون — 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳ ، پاکستان - فون — ۷۱۱۹۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲
(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹